

وامیات باتیں

ایراہم جلیس

ناشر

رئیس پبلیکیشنز
کرچی

جملہ حقوق دارالحی بحق رئیس پبلیکیشنز محفوظ

پہلی بار _____ مئی ۱۹۶۳ء کو

پہلا ایڈیشن _____ ایک ہزار کو

ناشر _____ رئیس پبلیکیشنز کراچی

مطبوعہ _____ ڈسینٹ پریس کراچی

قیمت _____ تین روپے پچاس پیسے

ملنے کا پتہ

رئیس پبلیکیشنز

عثمانیہ کالونی - ناظم آباد - کراچی نمبر

عرض ناشر

ادارہ رئیس پبلیکیشنز اپنے قارئین کی خدمت میں ایک نہایت ہی چست نئی کتاب پیش کر رہے ہیں۔ جس کا نام ہے "وہابیات باتیں" لیکن کتاب کے نام پر نہ جانئے اس میں آپ کو وہابیات بات تو شاید ایک بھی نہ ملے۔ اہبتہ دلچسپ اور مزیدار باتیں بہت ساری مل جائیں گی۔

جیسا کہ ہمارا ادعا تھا کہ ہمارے ادارے کے لئے اچھے سے اچھے مصنفین کی خدمات حاصل کر چکے ہیں۔ ہم اس مرتبہ ملک کے مشہور و مقبول لغت نگار اور کالم نویس جناب ابراہیم جلیس کے شاہدوں کا مجموعہ پیش کر رہے ہیں۔ ابراہیم جلیس کے "رشتہاتِ تعلیم" اگرچہ تعلیم کے موضوع سے تعلق رکھتے ہیں لیکن ان کا اسلوب تحریر کچھ ایسا ہے کہ قاری لوگ بھی اسے اتنی جی نہیں کھینچ سکتے کہ کہہ سکتے ہیں جتنے کو قاری لوگ۔

اور پھر آج تعلیم ہماری زندگی کا ایک لازمی جزو بن چکی ہے اس لئے اس سے بہتر نہیں کرنا دشمنی نہیں ہے۔ ابراہیم جلیس نے مذاق ہی مذاق میں تعلیم دنیا کے وہ حقائق پیش کئے ہیں جنہیں معلوم کر کے آپ انگشت بندوں میں لپیٹ کر جناب ابراہیم جلیس جھکے خود غور و فکر سے دنیا سے منسلک رہے ہیں اس لئے انہیں دنیا سے تعلیم کو قریب سے دیکھنے کا اچھا موقع ملا ہے۔ یہی وجہ ہے

کہ ان کا قلم غمی دنیا کے ہر موضوع پر قبضے پکیرتا ہو نہشت رجھوتا رہاں لوں
ہے۔ ادارہ رئیس پبلیکیشنز کو امیدوار حق ہے کہ قارئین اس کتاب کو بے حد
پسند کر گئے اور اپنی لائبریری کی ذیت نہائیں گے۔ کیونکہ غمی دنیا سے تعلق
رکھنے کے باوجود نہ کتا نہائیں ہے ہمسے ادبی دنیا میں ایک اعلیٰ جگہ پر ہاں گئے

احقر

رئیس حسن

ملک رئیس پبلیکیشنز۔ کراچی

فہرست مضامین

۱	غمی دنیا کے ہر موضوع پر قبضے پکیرتا ہو نہشت رجھوتا رہاں لوں	۷
۲	غمی دنیا کے ہر موضوع پر قبضے پکیرتا ہو نہشت رجھوتا رہاں لوں	۱۳
۳	غمی دنیا کے ہر موضوع پر قبضے پکیرتا ہو نہشت رجھوتا رہاں لوں	۲۳
۴	غمی دنیا کے ہر موضوع پر قبضے پکیرتا ہو نہشت رجھوتا رہاں لوں	۳۰
۵	غمی دنیا کے ہر موضوع پر قبضے پکیرتا ہو نہشت رجھوتا رہاں لوں	۳۸
۶	غمی دنیا کے ہر موضوع پر قبضے پکیرتا ہو نہشت رجھوتا رہاں لوں	۴۵
۷	غمی دنیا کے ہر موضوع پر قبضے پکیرتا ہو نہشت رجھوتا رہاں لوں	۵۳
۸	غمی دنیا کے ہر موضوع پر قبضے پکیرتا ہو نہشت رجھوتا رہاں لوں	۶۲
۹	غمی دنیا کے ہر موضوع پر قبضے پکیرتا ہو نہشت رجھوتا رہاں لوں	۷۲
۱۰	غمی دنیا کے ہر موضوع پر قبضے پکیرتا ہو نہشت رجھوتا رہاں لوں	۸۰
۱۱	غمی دنیا کے ہر موضوع پر قبضے پکیرتا ہو نہشت رجھوتا رہاں لوں	۸۸
۱۲	غمی دنیا کے ہر موضوع پر قبضے پکیرتا ہو نہشت رجھوتا رہاں لوں	۹۶
۱۳	غمی دنیا کے ہر موضوع پر قبضے پکیرتا ہو نہشت رجھوتا رہاں لوں	۱۰۳
۱۴	غمی دنیا کے ہر موضوع پر قبضے پکیرتا ہو نہشت رجھوتا رہاں لوں	۱۱۱
۱۵	غمی دنیا کے ہر موضوع پر قبضے پکیرتا ہو نہشت رجھوتا رہاں لوں	۱۱۹
۱۶	غمی دنیا کے ہر موضوع پر قبضے پکیرتا ہو نہشت رجھوتا رہاں لوں	۱۲۷
۱۷	غمی دنیا کے ہر موضوع پر قبضے پکیرتا ہو نہشت رجھوتا رہاں لوں	۱۳۵
۱۸	غمی دنیا کے ہر موضوع پر قبضے پکیرتا ہو نہشت رجھوتا رہاں لوں	۱۴۳
۱۹	غمی دنیا کے ہر موضوع پر قبضے پکیرتا ہو نہشت رجھوتا رہاں لوں	۱۵۱
۲۰	غمی دنیا کے ہر موضوع پر قبضے پکیرتا ہو نہشت رجھوتا رہاں لوں	۱۵۹
۲۱	غمی دنیا کے ہر موضوع پر قبضے پکیرتا ہو نہشت رجھوتا رہاں لوں	۱۶۷
۲۲	غمی دنیا کے ہر موضوع پر قبضے پکیرتا ہو نہشت رجھوتا رہاں لوں	۱۷۵
۲۳	غمی دنیا کے ہر موضوع پر قبضے پکیرتا ہو نہشت رجھوتا رہاں لوں	۱۸۳
۲۴	غمی دنیا کے ہر موضوع پر قبضے پکیرتا ہو نہشت رجھوتا رہاں لوں	۱۹۱
۲۵	غمی دنیا کے ہر موضوع پر قبضے پکیرتا ہو نہشت رجھوتا رہاں لوں	۱۹۹
۲۶	غمی دنیا کے ہر موضوع پر قبضے پکیرتا ہو نہشت رجھوتا رہاں لوں	۲۰۷

پہلے جلیں سے ملے!

طفیل احمد جمالی

[illegible]

میں بڑا عیون ہو گا اس پر قیڑا دیئے گا اور اس کا کہنا اور ساتھ ہے کہ اس طرح نیا زمانہ آغاز میں ہو گا کہ ہوتے آتے اور قدر کا منظر ہو گا ہے، لیکن افریقہ ساحل کے کنارے،

سیٹھوئی، میں آپ کو اردو کے ایک بہت بڑے اور بڑے علاقے لایا ہوں۔ ان کے بڑے مشاغل میں جن میں سورج، درہ کے چلنے کے اور ب۔

سیٹھویری طرف دیکھتے ہوئے ہوتا، آئی سا (ایسا) یا ابھی سا کہ ہم نے مل کر بہت عرش ہوا۔ سیٹھوئے ساحل کے لئے آتے ہوئے ہوا، لیکن یہ سلاہ

میں سے طرما دکر آتے ہوئے لایا اور پھر اس سے پہلے تھے۔ سیٹھوئے کے ہر طرف اور کچھ ساحل کی طرف دیکھتے ہوئے چھپا،

ابنی آپ لوگ کیا ہیں گا، سوڈا میں گایا چلتے ہیں گا؟ ساحل کے کنارے، چائے لینے کے سیٹھوئے

سیٹھوئے دیکھ کر آتے ہوئے،

اے رام سرائے: ہا ہر ملے کو سات پر ملے ہوں۔

میں دل میں سوچنے لگا کہ کیا وہی مشہور قوم ہے جس نے وہ پہلے بھارت کی شہرت کی جو ذرا نہیں جانی میں کہ نام میں یہاں مصروف نہیں ہو سکتا۔ اب پھر ساحل کے کنارے میرے ساتھ مذاق کر رہے ہیں، یہ سب سے پہلے یہ سلاہ میں سیٹھوئے میں یہاں بیٹھا ہے کہڑے پہلے، وہ کمروں پر مشتمل قلم کھینچی کا دفتر اور رام سرائے اور باہر والا اور تین خوب جم عورتیں — کیا یہی ہے نئی دنیا — میں تو کیا

تصویرات کے آقا، سوچا، جتنا قلم کھینچی دیا اس میں جانا ہے کہ کتنی مختلف اور کتنی فائدہ ہو گی، لیکن قریب آتے، لیکن یہ سب ایک نظر ہی ہے! میں یہی سمجھتا ہوں کہ یہ سب سے بہت بڑے تھکن کو نہیں دیکھتے اور ہوتا،

’وہی نہیں ہی — چائے آئے ایک ڈراما چلاؤ۔‘

پھر پھر رہے تھے، چنے چلتے ہوئے سیٹھوئے ساحل سے چھپا، ابھی آپ نے وہ ہوا گیت لکھ لیتے تو رستہ سناؤ۔

گیت کی کچھ پیشین گوئی کہ سناؤ اور بیرونی کسی خطابی کا شکر ہو کر ایک سکر سے ملے ہوئے ہیں لیکن بیرونی کی ہوا سہیلی اس خطابی سے واقف ہے اور وہ ہوا گیت وہاں کی خطابی سے ملے ہوئے ہے، ساحل کے ایک بیڑوں فیکٹ قسم کا گیت سننا، لیکن سیٹھوئے پر نہ نہیں کیا اور ہوا،

اپنا خاص صاحب! اس کو تم ذرا عجیب دماغ پر آتا، اس گیت میں عورت کا کہہ رہا ہے، ہم اس میں بھی لوگ آتے، اٹھ کھڑے، ذرا بیگم کی بات میں ملتا ہے؟

ساحل کے سفر میں سے جواب دیا:

سیٹھوئے قلم نہ کر دو، ہم اس میں عورت کا کہہ رہی ہیں ذرا عجیب دماغ پر آتا، وہ چھپا میں وہ دیکھی لوگ لڑائے گا اور اسے گیت میں پریم آؤٹ کوٹ کہ بھر دوں گا چھپا اب آؤ اس ایک پہلے خود یہ تو قلم اور ہوا دوست ہے اس کو کہیں کی کہیں نہ ملتا ہے کہ ہم تم کو اس سے بھی ایک تڑپ دار سہیلی کی گمانے گا۔

سیٹھوئے چلتا کہ سیٹھوئے میں آتے آتے میں یہاں وہ ایک ایک پہلے چلتی چلاؤں فاکوں کہیں چلتوں سے نزا تو تھی کہ ایک شخص میں اس بچوں کے کوئی دو تین ہزار

اور نہ ان ملی شاہ فرید ہستی مجھے گھیت کر نسلی دنیا میں لے گئے،

پاکستان کی غلطی دنیا بھر کے مسلمان کی غلطی نیلے قطعاً مختلف نہیں ہے اس دنیا کے ایسے دردناکے ہیں اعلیٰ جو تیری پہلا شرب کا پھیکا تاک سے ٹکراتے اور ایک ہے ہر قسم کی خرافہ حین کا کھنکھاتا ہوا قہقہہ مسائی ویتا ہے۔

یہاں میں اس بڑا اس قسم کے قہقہوں سے بھی طرے آستانتا۔ رزاق علی شاہ نے سامنے بیٹھے ہوئے ایک اور چھوٹے کو قہقہہ ایل اور غرض پوش آدمی سے یہ تشریف کرنا جن کے سامنے دو بقیں تھیں ڈاکٹر وہ شریں تھیں۔ وہ صاحب لاہور کے بہت بڑے سرایہ دار تھے، اور یہ قسم کہنے کے ایک تھے، غم کا نہیں مرناس تو خرقہ تھا کہ انھیں اور بیان کی ہوتی دونوں شریوں کا چہرہ لگا ہوا تھا اس کے علاوہ اندر کے نہیں، وہ غلطی صحت سے واقف تھے اور نہ جانتے تھے کہ غم کی انسانی زندگی میں کیا اہمیت ہے مجھے بہتر میں مسلم ہر اگر انھوں نے اپنی ایک حد تک ان میں سے وعدہ کر لیا تھا کہ انھیں نسلی آسمان کا ستارہ فرود نہائیں گے اور یہ قسم کہنے میں ان وعدہ کی تکمیل تھی رزاق علی شاہ کاچہرہ لگا ہوا احترام تھا اس میں ان کہنے کے لئے ایک نرسٹ کلاس کہانی بیکہ مکمل تھنے بیٹھ گیا مسلسل دو ماہ کی سنت کے بہتر میں نے کہانی مکمل کر لی۔ ان دو ہیٹوں کے حوالے میں اور بلا تذاوہ تھیں خالی ہوتی رہی، مشرب کی بے تھیں بھی اور جانی کی تھیں بھی۔

رزاق علی شاہ نے کہانی کا سواؤہر سٹیج دو چار سکڑاؤں کے وقت طو کر دیا تھا، لیکن مشورہ دیا تھی کہ کہانی کی تکمیل کے بعد سواؤہر دیا گیا ہے گا۔ کہانی صرف تھیں مکمل ہوئی غم کہنے کے ایک کڑی تشریف لے گئے تھے۔ وہ جب لاہور آئے تو میں کوڑی میں تھا اس کے بعد بہت نہیں چلا کہ یہ قسم کہیں کہاں چلی گئی، البتہ اس کے دفتر کی جگہ اب

ایک ایمرٹ اکبر رٹ کا دفتر ہے۔ رزاق علی شاہ پہلے ہی اس سرایہ دار اور اپنے کوشش میں ہیں اور میں بھی لیکن پہلے پہلے اسلے سے آگے چلی جاسی ہے۔ میں جب وہ راز پڑی ہو چکے تھے تو میں ڈاکٹر میں ہوتا ہوں ادیب وہ ڈاکٹر میں ہوتے تھے، تو نہ وہ انھیں کہیں میں انھیں ڈاکٹر کے لیکن یہ کہہ دیا گیا کہ اس نے امید ہے کہ کہیں نہ کہیں میں سے بیٹھ کر رہوں گا، اگر یہ سواؤہر دو چار سکڑاؤں کے وقت ان سے وصل نہ ہو سکا تو کم از کم میں باوجود محض کے انھیں دو چار لگائیں اور ان وقت انھیں داکٹر کہتا ہوں۔

اس کے بعد میں نے پھر تو ان کی ادنیٰ رزاق سے داپس ملی دنیا میں گیا لیکن ریت اسباب آفرور مت اسباب ہوتے ہی ایک اور ختم و رست دیکھ تھی جو مشرب شاور میں ادنیٰ شاعری میں بھی قصا نام دیکھ تو میں ایک دن تشریف آئے اور یہ کہتی ہے گھیت کر چھری دنیا میں لے گئے، وہ کہہ کر سنا بھی اگرچہ شرب اور جانی کی باتوں کے رسیلے لیکن نسبتاً اچھے آدمی تھے، اور سستی ہو گئی اور جب ادنیٰ سواؤہر بھی ہو گیا۔ میں نے قسم لیا کہ کہانی بھی لکھی، مکمل ہو گئی، سواؤہر دو چار لگا ہوا، پھر مجھے ایک خصوصی کام سے جانپڑا، جس میں میں لکھی کے لئے رہا، یہاں اپنے غم سنا کے پاس گیا اگرچہ ان کے آفس کے دردناکے کے بڑا پر لگا ہوا تھا IN لیکن میں اندر پہنچا تو وہ بیٹھے ہوئے ہوئے کے باوجود آؤٹ (OUT) تھے اور سامنے ایک بیل خالی پڑی تھی اور دوسری آدھی خالی ہو چکی تھی انھیں مجھ سے کہیں تو بڑا بڑا کر چکے اور بچھا،

یاد آتا ہے پاس ۲۰۰۲ء وہ پہلے ہی تھو جاکہ بندہ کی کل میں تھیں داپس کر دوں گا۔

میں نے کہا،

یا مظلوم! میں تو آپ سے روپے لئے آیا تھا مجھے تار وصل ہوئے اور
تو ہی شام کی گاڑی سے بے لڑائی چلا ہے۔

فلم ساز نے پہلا سے ہرے:

ہر ایک کو اس وقت تک کہ کوئی یہ نہیں جانتا کہ وہ یہ سے گا میں کوئی
جنگ کے نام نہیں چیک کیا ہوں وہاں بھی اپنا کاؤنٹ ہے۔

مجھے اس پر تو اس آگیا۔ میں نے پہلے اشارہ کے آخر سے کہ تم سفر چلے گئے
تو اچھی اور سیدھی کہ کوئی پہنچے ہی اس کا رہا ہر چیک کیس کرہوں گا اس نے اذیت دے
روپے لئے دے اور اس کے عوض انور سے لے کر لڑائی کی ایک جنگ کے نام ایک ہزار
روپے کا چیک لکھ دیا میں نے انور سے ہوا اور اسے غلام لاہور کو کوئی روانہ ہوا اس کے پہنچ

کر میں نے سب کو بتایا کہ میں لاہور سے راجہ ہیں کوئی ہوں اور اس سے دوستوں کا
خوف نہ کر دھت لائے مجھے لکل رات کو کھانا آپ سب لوگ میرے ساتھ کھا رہے تھے

اور سسکوں کا بھی میں ہزار سو کرٹیں تھیں کوئی ایک ہزار روپے
کچھ چیک کو بڑی نصیحت لائے ساتھ سب میں لگا کر گھر سے باہر نکلے گھر کے ساتھ
پھاڑی سے 555 سسکڑوں کا ایک فن اور دیا اور اسے یقین دہانیا کہ چیک جاری

ہوں اور ایک ہزار روپے سسکڑوں کے والا ہوں اور اس کو یہ بھی یاد دلاؤ کہ
میں نے دوستوں کی دھت کر لکھی ہے اس سے کم انکم پانچ روپے 555 کے انور
لئے دیا اگر نہیں ہوں تو ہمارے سے آئے شریک پرانے تو حیاں ہوا کہ کم انکم آج نہیں
پر نہیں ٹھنڈا رہے، لکھی میں چلتے ہی۔ ابھی کے ابھی ہزار روپے لئے والا ہے مگر

اتنی ہی گزرتی ہے؟

بڑی مشابہت ہے لکھی کو تو انوری اور ایک خوبصورت لکھی میں پہلے
کو چیک کے کاؤنٹر کے پاس کھڑے ہوئے وہاں پہ ایک حفاظت کی نظر ڈالی ہے
اس سے کہہ رہا ہوں کہ تم کیا کہتو ہو گے ایک ہزار روپے کیس کرنے آیا ہوں۔ کوک کہ
میں نے پیکیٹ دیا اور اس نے مجھے چیک لوگوں دیا اور چیک لوگوں کی لکھی بڑی
شکرانے بھلے نکلا کہ ان پانچ خواتین صحت بہتر دلاؤ گی۔

فرہ

میرے لوگوں کا بہتر ہوا۔ پھر میں کوک کے پاس پہنچا تو وہاں کے بلکے چیک
اور چیک کے ساتھ ہی کیا ہوا ایک پرچہ۔

اچانک میری آنکھوں کے آگے اندھیرا سا چھا گیا اور سی اندھیرے میں جیتے
میں پہنچا تو مجھے سب دھم پر انکم سارا کا کوئی حداد سے کاؤنٹ بند ہے اور شاید دوست
ہے اس میں چھپے ہی میں نے گھر کا سب توئی تو جب میں صحت پا رہے
تو کھانا نام نہانہ لکھی لگا رہا پوتے میں پہنچے پتہ تھے تھے جی کرنا

کوک کے راکر یا، جب میں ایک تھوڑی سی فاصلہ دور سے ہی نہیں پہنچ سکتا تھا کہ کوک
کا کہنے کہ کرنا وہ ڈیڑھ آنڈے بلشٹ لاکر کٹ سے جیسا یاد آتا کہ کوئی ملک چھپے پانچ
میں جوتا چھٹا اور وہ وہی سسکڑیں اور خون جگر پیتا چھٹا اور گھر کے ساتھ ملے
ہزاروں کے پاس پہنچ کر وہ ہزاروں اس سے چھپے تو خیر کہ جس کہا اس سنس دی یکن
یہ ہے وہ درست اجنبی نہیں ہے رات کے رات کے کما خیر عورت وہ تھی
وہ سب رات گزر چکے تھے اور میں اس وقت کیلاری کے شہر پہنچا جی ٹی کی مندر پر

بیٹھا تو کشتی کو کھینک کے ادا لے گا نہ عت اور تو تیار رہنا اور دوست صاحب اسرار کی
دوست صاحب نہیں ہے بلکہ دشمن بن گئے ہیں حالانکہ ان کو دشمن بنانے کی نہ ضروری
ہے کہ مقررہ علم حاصل کیا ہے۔

عمر زائد ہو چکی رہتی ہے جس میں نہ ہو گی تھوڑا تعلق سے بلکہ میرے کم عمر
دوست، بیٹوں، دو دو پر نظر آئے ان کے طبع بات سب آپ چکے تھے۔ بیل بیوں کی
قیس پہنچے ہوئے تھے۔ پہلے مرنے سے کہ بات نہیں کر سکتے تھے اب پھیل گئے تھے چہ
بچے تھے۔ میں نے انھیں پکڑ لیا اور پڑا۔

قبیلہ قب کی ایسی تھی۔ میرے وہ وہیہ سید ہی حرج اور رکھ بھارت
ماتے جو توں کے حیرت کو دیکھ کر۔

نہیں لکھتے۔ میں کچھ شہر مت کر۔ مہلتا ہے نہیں بڑا دل میں کس اور
ان کے سنہری کا دیکھ کر گچھ گیا اور سب افسانہ بن گیا ایک دور۔ صورت کی
عاطف انھیں بیل کی برائی کا کافی پڑی ہے تو میں ہی زائد و غدار رہے تھے۔ انھیں لگے سے
کھاپ اور ایسے گڑبگڑ کر سناں پڑی ہیں خواہ سے نہیں بلکہ میں نے ان کے ساتھ
جس جی چاہا کہ فرادہ کیا ہے۔ اور وہ میرے ہمارے ہٹ کے قرضہ نہیں بلکہ میں ان کا

حاکموں کا مقروض ہوں جب ہم دو روزہ دور کر چکے ہیں جو کچھ تو انھوں نے بتایا کہ وہ تین
دن سے ہر کے ہیں لگے اور کچھ زیادہ ترس تو۔ میں فرادہ انھیں ایک ہونے لگے کہ ان کو
کھلا چلا اور مزید وہ میرے قرض سے لے کر اپنے خسران بات لے لے کر اور سب
تاک میں قبیلہ شہر میں پہاں ہیں تو میرے ہیزان پر لیکن گھبراہٹ نہیں۔ یہ وہ ہی
چہ کہ ان کے پہاں خود چھک اور کیریزان کی ہمارا دی کے قرض جس تمام دیکھا آج کی

روزہ جب تک میں لاپتہ میں ہوں میری طرف سے تھوڑی۔ وقت کی بانی میرے
ذمے ہے اور وہ دن تیار ہونے لگے۔

اور اسے خوش رہنے اور ابھی تک بھگتے خوش ہیں۔

اس کے بعد میں سے پھر ایک بار کان پکڑ کر تو۔ کی کہ چاہے میری ہینڈ
اور کار۔ تو کس میں ان کے غلط خیال سے جان چاہے تو میں تب ہی نہیں جاؤں گا۔

نگو بیت ہی جیلہ مسلم پر کمری تو یہ اور میری قسم میں کی تھی ان جاپان
ترم کی ہے بہت نہیں اور وہ نہیں لگب لونی عریض کوئی مشنہ دار ہے کہ بہت
کہ کچھ تو توں کو کشت لوانا تو میں ہی کچھ نہیں تھا اور میرا کچھ کا مسلم دار۔ جس کے کچھ
میں غم کشتی تو تڑکی سے کھانے کو۔ پڑنا۔

ابرم جانی! ایک تھوڑی دیر کا تو دل بانی ہیں ڈری تم فسک نہ کر۔ وہ دن
بہت جلد آئے گا جب تم جانی داکے غلے میں پھر تو غمگین میٹ پکڑا کر گا اور
تھوڑی دن میں سارا ایک دم زندہ و شوک (مشتوق) ہو گا اور تھوڑی دیر میں لاک
کازی سپر شور کے باہر کھڑا ہو گا۔

میں نے جواب دیا:

نہیں بیٹھو سب نہیں۔ میں جسے سچ بتا رہا تھا کہ اب میں کشتی رقم
لے بغیر ایک لفظ نہیں لگوں گا۔

کھڑے ہوئے:

ڈری تم فسک نہ کر۔ کل ہم تم کو فرادہ وہ سید دیکھا پھرا۔ اور یہ سید اور بڑا دل
میں سے ہیزان ہو کر چھا۔

وہاں سے چلا جانا مناسب سمجھا چنانچہ وہیں سے ہسپتال پہنچے تو اسے معلوم ہوا کہ وہاں ایک اور شخص بھی اس کی طرح اپنے دوستوں کے ساتھ قتل ہوا ہے۔ وہاں سے چلے آئے۔

اسے لے گیا، انہوں نے غم نہ کیا، وہ جانتے تھے کہ یہ سب کچھ ان کے لیے ہی نہیں، بلکہ ان کے لیے ہی نہیں، بلکہ ان کے لیے ہی نہیں۔

نہیں ہی مجھ کو صاف ہی کہنے میں ملتا ہے کہ وہ ایک خوش اور اچھے لوگوں کی سرحد کی
میں رہتا ہے، اس کے لئے میری یہ بات کہ اس کے لئے یہ بات کہ وہ نہیں جانتا
ہے۔

لے لے جلتے دیکھے جلتے دیکھے آئے میرے ساتھ آئے۔

یہ کہ سنیٹھانی پہنچے ہوتے چلے گئے یہی رہی گاؤں پر کر کے آ رہے تھے سنیٹھان
وہ پہلے آ رہے تھے سنیٹھان کہ کہہ رہے تھے دھانچے کے کھوتے پر نہ وہ کھوتے کی طرف
وہ کھوتے پر گیا۔ یہ لڑا لڑا کر گیا۔ وہاں سیدان لڑا لڑا کر گیا۔ وہاں سنیٹھان پہنچے تھے وہاں
سنا تھا کہ انہوں نے نہیں کیا۔ وہاں کر کے چلا رہا تھا۔ وہاں سنیٹھان پہنچے تھے وہاں کہ کہہ
تو میں کہنے کے سلسلے میں لڑا لڑا کر گیا۔ وہاں سنیٹھان پہنچے تھے وہاں کہ کہہ
بلکہ لڑی بہت سخت سنائی تھی۔ اس کے بعد جب انہوں نے شروع کر کے تو وقت آیا تو پہلے
وہ لے گیا کہ باہر گئی تھیں وہاں لڑا لڑا کر گیا۔ وہاں سنیٹھان پہنچے تھے وہاں کہ کہہ
یہ وہی ہے کہہ رہا ہوں وہاں چلا گیا کہ گھر موجود ہے تو میں اس وقت آ رہی ہوں کہ کہہ

کی سفارشیں نہ کرتے، میٹھو نے بڑی محنت سے جگے رکھیا اور کہا:

بہت ادب سے پوچھا گیا کہ وہ اپنے بیٹے کو ٹھیک کرتے ہوئے رہا

سچو صاحب آپ کا یہ سہاگے اور کیا خیال ہے، مینو صاحب نے سچو صاحب سے
سچو صاحب سے مل کر سچو صاحب سے مل کر سچو صاحب سے مل کر سچو صاحب سے مل کر

فیکس: ۰۱۱-۳۵۸۱۱۱۱

جے جے سٹیج پر کہ ہم لوگوں نے فاپ کا اس سے پہلے ایسی غمخواری سے کیوں نہ کیا
میں نے سوچا کہ وہ لے۔

چلنے والے کا نام لکر بیرو بن جاتا ہے میں نے جواب دیا :

123

پیشوایان و سرکردگان

10/10/2010

میر و من کا نام ہے چہ بھونانی، اکھن بسبب چننہ کسی اندر میں مضر ایسی
میر نے کہا سچیں اندر۔

میں نے صاحب سے اپنے بھائی کے لئے ایک خط لکھا تھا جس میں اس کی طرف سے جو کچھ کہنا چاہتا تھا وہاں لکھا تھا۔
اس خط کو بھیج دیا اور پھر اس کے بعد خود اس کی طرف سے ایک خط لکھا جس میں

آئی پروڈکس میں ملاحظہ فرمائیے۔

از حلقہ قلم : احکام سدھ کے شیر کے بہتوں سینا میں تاج اور وقت کا
تخلیہ کیجئے۔ گیارہ ماہ۔

ہیروئن کی تلاش

[illegible][illegible]

جس کا نام ہے نور علی اس کا خاندان کے بڑے اعتبار سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ
میرزا باقر علی صاحبزادہ کے تعلق سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ ایک عالم کی کہانی
کے شروع کردار ہیں۔

کونائی تو میری گھوڑے کی پہلے سہرائی کا نشان کرنے چوبیس گھنٹہ کا ایک بے قرار
 کہاجان مل جائیگی اگر میری کونائی سے مشق ہے۔
 یہ دوزخ سے نکال کر کہاں، اس بات تو خیال کیجئے ہر پہلے میری کونائی کا نشان کرنا
 جس سے جو سہرا ہے۔

ایسی جب آپ مجاہدین سے متعلق غم نہ ہے، یہ تو آپ کی صورت کو ہی
بیرہن کا دل غصے سے تپتی کیونکہ وہ جو جسٹس کی تہہ سے بیرون
صورت ہو گئی اور اسی صورت کی پاکستان میں کی گئی ہے۔

کی جاتی ہے۔ جب خبر روگ پئے گئے تھے تھا سوائے مال نے درد نہ اذہر ہو کر وہ اور
 بیٹی کو انکی سے اشارہ کیا۔ وہ فوراً دوڑ کر گئی۔ ہم جیون ہو گئے ہم نے اس
 سے کہی چھپا دیا لیکن اس نے ہم سے چھپا۔
 کی پڑ گئے؟

پردہ ڈھک کر صاحب نے کہا۔

بھینس بی نہیں کچھ نہیں۔

سوئی نے کہا۔

دوا ہی نہ کس ملا ہو سکا۔

اور پھر اس نے آواز نکالی۔

”اے تیکے بھینس مال آئیں۔“

نیکلا بیٹن (رفیق) آیا اور سوئی نے کہا۔

”جائس کے جا۔ اک پر کل جانی واکر دیئے آئیں۔“

نیکلا بولا، ”چنگا بے بے بے تو اس نکلا۔“

پردہ ڈھک کر صاحب نے بے قرار تھے ان سے نہ آگیا انہوں نے بے سوچھا

صاحبزادی کہاں گئیں؟

بے بے بے بے سوکراہٹ میں پچانی ملی اردو میں جواب دیا۔

”ابھی آجادی ہے۔ آپ آرام نال میٹرو۔“

”تھیں ہی لڑکی ایک دم صدق برق لباس پہنچے اور بے غماض میک اپ کے

اور ہم سے ہم لوگوں کے سلسلے میں تھیں۔ ہم اس کی تبدیلی اور میک اپ ہم مضبوط

میں مرحوب کھانے کے لئے تھا۔ انکو وہ ایک نئی معلوم ہو۔ اس کے بعد دوسری رات اپنی
 جانی واکر جانی گئی۔ پردہ ڈھک کر صاحب نے کہا۔

ہم دونوں میں چھوٹا کپ ہی تعلیم یافتہ ہیں اس نے آپ ہی اسکا انشورنس لیا۔

دیکھیں کہ وہ ہلکے مضطرب کی ہے یا نہیں؟ اتنے ہر جیسی پتے تھے۔

پردہ ڈھک کر صاحب ڈاکٹر کو صاحب اس کے بے توفی جانی واکر چھینکے اور اس

سنگٹ جہاں لڑکی سے مضطرب ہوا۔

”کچھ سمجھ رہی؟“

اس نے شرمناک جواب دیا، ”مجھے اُنیٹ ملی کہتے ہیں۔“

میں نے پوچھا، ”اُنیٹ ملی یا مین ماریٹ ملی؟“

اس نے کہا۔

”آجی۔“

میں نے پوچھا۔

”کپ کی تعلیم کہاں تک ہے؟“

اس نے بھولی بے بے کی طرح بچائی ملی اردو میں جواب دیا۔

مجھے کچھ (تفصیل) حاصل کرنے کا کارواں سوتے ہی نہیں جی ادا، بڑی

بڑی وہ اپنا بچپن ادا کر گئے تھے۔

میں نے اس کی بچائی ملی اردو کو، شکل مضبوط کرنے کے اظہار انوس کیا

اور ہر بڑا فوس ہے؟

وہ ایک دم جیس پڑی۔

اُچھانوس مگر نے سے کہ ہر سکھا ہے جی اناؤں فرے ہونے آہستہ آہستہ
(سترہ) برس ہو گئے ہیں۔

پیشکش کریں

ایچا آپار روز طریقت ہوں؟

”آپہی ساروں اہل دل پر یہ سکتی ہیں۔“

آپ کا پسندیدہ مصنف کون ہے ؟

۹۔ بیٹوں سے عیادت کے قابل بڑے پسند ہے۔

ہندوستانی اور پاکستانی اور اکادمی میں آپ کو کون کون سے کام پڑیں

1998

آکسٹن ایگزیکٹو میں نیچے گفتگو کا دورہ ہندوستان کے ایکٹر میں لکھ جاتا ہے

[illegible]

پکاروں میں اور پاکستان کا حق نشانی کا دار اور دیوبند کا ایک مذہب ہے۔

آپ اگر کسی قلمی چیز دیکھتی ہوں گا کہ اس کے کون سے اور کون کون سی چیزیں

موتوں میں ڈالنا اور مردوں میں تختیں بچھنا۔

و تو لکھتا م ہے، اصل نام بتائیے۔

میں ہی انگریزی ایکٹوں (ایک ہی) ظم رکھی ہے میں انجمن اسلام

خدا کا سطر ہے کہ آپ نے ایک تراشگری کی فکر رکھ ڈالی ہے۔

یہ ہے چرخِ داس میں اخلاصِ شکر کی گواہی

نہیں میں نے قریوں ہی کبیریا تھا۔ معاف کرنا آپ کرنا ہوتا ہے،

”آپ ہی کا نام پڑتا ہے یہاں تک کہ آؤں گا۔“

خوب دُوب : آپ کیرے کے سامنے اگر گھبراؤں گی تو نہیں۔

دوبئی! یہ بھی کوئی پرمیٹ پر چھٹا، دیات ہے۔ میں تو ذکیر کے ساتھ

آئی ہیں۔ ہر مذہب ایک تصویر کھینچا کرتی ہیں۔ میں دیکھتا ہوں اپنا الجھ

ایک بار میرزا نے قصبہ اور چھوٹے کوہنگر شادی کے لئے تیار ہو کر اس کو بھی
تیار کیا تھا۔ میرزا نے کہا کہ میرزا نے اس سے شادی کا بیان کر کے اس کو آزاد ہو کر
اس کے مکان میں رہنے کو کہا تھا۔

پیشکشیں

ہاں یہ ترکیب خلیفہ پہ چلو فرمودی اس کو اچھا لگا اور

میں نے تو عشق ہی نکالا اور بیرون کو تباہ کر دیا اس کے بعد بدعتیہ مسلک نے پیدا
اب کیا ہو گا ؟



میں نے بتایا، آپ ان شادی کی تقریبوں کے علاوہ بھی شادی کے دن میری بیٹی کا
گھر کے علاوہ یہ روزا سونے لگا تھا۔

میں نے کہا کہ میں نے اسے دیکھا ہے۔

یہ خطیں کہ اگر کسی پر پڑا، اپنے گھر میں ڈال دے۔

یہ دیکھ کر وہ بے اختیار گھبرا گیا اور اس کی طرف سے

ابھی اس سے تو میں میرے کہنے کے گروہ کے گروہ میں ڈال رہی تھی کہ اس کے لئے اس کو چھوڑ دیا۔

1422

میں نے جو سب کی فکر کیا کرتے تھے کہ روک پکڑ جائے گی، پہنچتا ہے وہیں کے گھر کے بھائی اور
 بچہ نہیں ملتا وہی کے دن بیرون کوں کے گھر سے بھاگ آگیا، اور بیرون سے یہ دعا ہوتا ہے
 جہاں بیرون نہیں ہے۔

مجلس شورای اسلامی

لیکن اس کے رہنے غبرگے کھلنے پہنے کا کیا ہندوست پرکار کر کہ ہسپتال میں غبرگے

۱۔ مہذب نہیں ہوتی۔ میں نے کہا:

سوشل جی: فکلی کردار کے بارے میں کچھ نیا سیکھ کر اس کے لئے نیچے کا کیا انتظام ہوگا۔

حق کی راہ کو نہ ہموک لگتی ہے نہ پیاسی۔ اور اگر لگتی ہے تو صرف محبت کی ہموک پیاسی۔ اور اظہار

۱۰ خدمتِ آزادی کی ہر فنِ اتنی خوب صورت ہوتی ہے کہ اگر دیکھو تو ایسی بے سروکلی

ایسی ہر عمل لئے تو اس کو اپنے فکر میں لے کے مانتے ہیں کہ ایک دوسرے کو نہیں

بہائی اہلِ حق میں کوڑا ہتھال کے گناہ سے ڈاکٹروں کے کھر جیلوں و پھر دینے سے منع کیا گیا۔

کیوں دلی شادی شدہ و غفلت کے گھر نہیں رہتے، یہ کہنا اور غلط فہمی کو اپنی دیکھ کر

بھئی کو الٹیں دیکھیں کہ کون سا ہے۔

یہی ہے جواب دہ :—

یہ کتاب آپ جوں جوں پڑھیں گے، روایت جیسی کہ روایت ہوگی

کے لئے کہ وہ ان کے لئے ایک نیا دنیا بنائے۔

[illegible]

وہاں سے آکر اپنے گھر پہنچے۔

فروغی و صوفی و سنی و شیعی و اهل بیت و اهل کتاب و اهل علم و اهل ایمان

سورہ النور، درجہ اول، حصہ اول، کتب خانہ قومی، لاہور، پاکستان

وہ اکثر گزرتی خواہش میں ہی ختمی کر گزرتا ہے۔ لکن کو سیر و دل پر عاشق کوڑا پڑنے سے

جہاں سے وہ لطف پہنچا رہا تھا چنانچہ گھوڑا لاکڑ بھرو میں لے گیا ہے۔

تمہیں کے عشق میں مبتلا ہر قصور مبتلا ہر اس مریض کی معرفت وہ نہیں!

ایک بازار پر چاندی کی دوکان پر متعارف کر آیا تھا اور اس پر بھڑکے طرح سے
 کہ بیرون ایک پان لینے اس دوکان پر جاتی ہے اور سو سنگت کی ڈیر فرجے
 بسن ورن کی آگ لگتا جاتی ہے۔ اور ہر گھنٹہ لاتی ہے اور بہت شرم ہر جاتی ہے
 اور وہ دونوں وہاں بیرو بازار چاندی کی دوکان پر پہنچے ایسا کھا خرچ کرتے ہیں
 جس کا مطلب یہ تھا کہ یہی رقم پر فدا ہو گیا۔ میں تم پر شکر ہو گئی۔ میں نے اپنی کہانی میں
 بیرون بیرون کی دوسری ملاقات شام کے وقت ایک باغیچہ میں کرانی تھی کیونکہ
 شام کا وقت باغیچہ میں شام کے وقت کے انہماک کے لئے پہلا سمجھا جاتا ہے لیکن بیرون کے
 مشق و کار نے بیرون بیرون کی ملاقات علی الصبح بیرون کے غسل خانے کے پاس
 کرانی تھی بیرون بیرون آئے سامنے مکان میں تھے۔ میں بیرون اپنے مکان کی
 بالکونی میں کھڑی کر کے اپنے وقت و انتہا میں ہے اور بیرون کے لئے تیار
 ہانڈے ہاتھ میں لے کر بیرون بیرون سے بیرون کو دیکھ رہا ہے اور وہ رفت
 بھی باغیچہ میں ہے اور شوقی ہو جاتی ہے۔

میری کہانی میں بیرون بیرون کہیں بھی اپنی زبان سے یہ نہیں کہتے کہ وہ
 ایک دوسرے سے پیدا کر کے ہیں۔ بلکہ حرکات و سکنات ان کے دل کا حال ظاہر کرتے
 ہیں لیکن بیرون کے مشق و کار دونوں کو ایک ہی بات میں ملتی ہے۔ وہاں ایک ایک چیز
 بیچنے والے کے پاس کھڑے ہو کر بیرون ایک گھنٹہ بیرون کے مندرجہ ذیل کہتا ہے
 بیرونی ایسی تہ سے پریم کرتا ہوں۔
 تو بیرون اپنے ہاتھ سے دوسری گھنٹہ بیرون کے مندرجہ ذیل کہتا ہے
 بیرون ایسی تہ سے پریم کرتا ہوں۔

میں اس کے فوراً بعد وہ دونوں میرے محل میں ایک دکان نشین کر دیتے ہیں
 بیرون: ————— یہ بیرون کی گھنٹہ ہاں
 بیرون: ————— الفت کی یہ پھیروں
 بیرون: ————— میں تر تو میری
 بیرون: ————— میں تر تو میری
 بیرون: ————— یہ بیرون کی گھنٹہ ہاں

جسٹس اس طرح میری کہانی میں بیرون کے مشق و کار نے اپنا پناہ اور غم سونپا
 اس طرح بیان کیا کہ وہ بیرون کے مشق و کار میں چھپ گئی تھی۔ بلکہ ہر چیز کی
 حق ————— یہ بیرون کی گھنٹہ ہاں
 کہ اس میں ایک کس کا مشق و کار۔ مشق و کار میں بیرون کے مشق و کار کا وہاں
 نہیں نکلا ہے بلکہ اس کے ہاں چری مشق و کار اور بیرون کے مشق و کار کے مشق و کار
 کا مشق و کار کیا ہے۔

یہ بیرون کے مشق و کار کے مشق و کار میں بیرون کے مشق و کار کی فکر ماری کی زندگی
 سے جب بیرون کی مشق و کار سے ہی زندگی میں بیرون کے مشق و کار کے مشق و کار کی فکر
 ہے۔ بلکہ کہانی کا مشق و کار کے مشق و کار میں بیرون کے مشق و کار کے مشق و کار
 نہیں کہتے چنانچہ اگر کہانی میں بیرون بیرون کی پہلی ملاقات کا بیرون مشق و کار لکھا
 گئے کہ پہلی ملاقات کے چھپ گئے ہاتھ بیرون بیرون دوسری سے ایک ہرے
 سے ہی گرفت ہرے میں اور کہانی کے گھر سے کے ساتھ ساتھ ان کی یہ مشق و کار
 جاتی ہے تو اگر کہانی کا مشق و کار کے مشق و کار کے مشق و کار میں بیرون کو

سہو کی گدیں بخارے گا، تاکہ بقول اس کے چلے سین ہی سے بھاگے۔

اس قسم کے کفرانہات کے جدید غلو کی کاغذی تہذیبوں کوئی رجحانی ہی نہیں
ہی غلو، ان کو کہاں کا بھی نہیں جانتا، نہ ہی اس کو ایک لچکپٹ احساس ہے۔

ہمدی علم کینی کی ایک غم کی کافدی تیار ہیں کہن ہر کی تیں اور اب صرف :

۷۔ کہنہ کا سر کا ناخوش کس طرح پیش کیا جلتے ہیں جیسا بعض اہل بیت کوئی انہم چلے

کیا جاوے جس کے لیے صلوٰۃ پر غم بھی کا دم ہو کہ اس کے بعد جسم کے اوراق مسخ ہوں

اگر کسی نے ان کا نام نہ لیا تو اس کا نام تو ہے نا اُن کا یہ ہے

طریقہ میں اگر کسی نے جامعہ دوسرے طرح متفقہ مانے اور کسی ایک ملک

جانی اور خواہش ظاہر کی کہ ہر شخص اپنا خیال کے بل بوتے پر کوئی چھوٹی سے چھوٹی بات سے

ان لوگوں میں شامل نہ کیے گئے کیونکہ ان کا حقوق یہاں ہر شخص کی ذہنی سہولیات کے

مطابق کنونی، نیلیا میزین کرد با خاک که چنانکه پندار کبریا مالک دایم و از کثرت طهارت بود و در عالم

یہی اسباب ہندوؤں میں ایک بڑا مسئلہ تھا جس کا حل دینا عیسائیوں کے لیے
بڑا مشکل کام تھا۔

لا تشریے اور تھالا ایک طرف اور آب کھائے اس طرف کو صلا:

جائے تو ہرگز آواز کے ساتھ اس کو سنیں ہر ایک کتاب لکھتے اور اس

کتاب کے نسخے پر انگریزی اور ہندوستانی لکھا ہوا

ہندوستان کا مسند کی تاریخ (تاریخ)

وہیں کہیں: "فولادی کی لاپرواہی"

نوبت کی طرح چلتے نکلا۔ تو بڑی خیریت۔ ہرئی کہ میری بات رانید صاحب کی کہ میں گئی تھی
اس لئے رانید صاحب سکوڑتے ہوئے ہوئے :

اپنا یہ جلیس صاحب سالانہ بڑی نقشے کی بات دیتے ہے۔ انی یہ سالانہ ہے
یعنی ہر سال ہے۔ لیکن سالانہ کی کچھ سی طرف تو یہ نہیں نکھیلے جاتے جس کے
میں سے کتاب گرتے ہو۔ جس پر بھی گہری آئینہ لایا کرتے ہیں جس پر
گہنا یعنی ڈاکٹر گزٹے رانید صاحب کو بڑا کھیلنا کہ سالانہ جلیس صاحب صرف لکھنے والی تھی
ہے اس کو فلک بیل کی بات کیا موم۔ لیکن چھوٹے رانید صاحب نے گہنا سے صاف صاف کہہ دیا :
دیکھ مگر کیا! ہم تم کو قوف میں سے کتاب حاصل ہو۔ پانڈو ڈاکٹر کا تیرہ دیکھو
دیکھو گزٹے کا پرنسپل اس راجدانت، اعلیٰ نہیں دے سکتا ہے تم دو سال پہنچا
خاکہ کرنا۔ یا تیرا یا تو سالانہ اعلیٰ نہیں چلیں گا :

پتا نہیں ہے ملک پاس گزٹے ڈاکٹر کی کچھ نہیں چلتی۔ جی تو اس کے گچے میں تیار ہو چکی
ملک چھوڑ دے۔ سترے پر شائیش یہ حاسا دہی رکھ گیا۔ دیکھ ملک پاس گزٹے ڈاکٹر
علم کی خوشگوار ہوتے بلکہ بریلج ہوتے ملک مجھ سے تلافی۔ اور اس طرح کے کھیلنا
وہ جب اس طرح کے وقت پہنچ گئی کہ اس کے ساتھ فلمی ریٹاں پیش آتے رہتے ہی کہانی
خود کہتی ہی تھی کہیں خبر لیکن جب ملک جی تو تم کے پروڈیوسر پہنچا اور جانوں کے آپ گزٹے
ملک پاس ڈاکٹر کو فلمی بنادیں کہ اس کے سن وقت ملک فلمی بنانے کی پاکستان میں خطہ ہر چند
پر بہتر سن عاقبت ہے :

ہم فلمی کہانی کہنے کے گڑی چولیس گھام لیا!

جس دن سے ہندوستانی فلمیں کٹھن میں ان کی بڑی ہیں۔ ان حکومت پاکستان کی
کی فلمی زندگی میں بڑی چیل ہیں یہ ہو گئی ہے۔ ہمارا دارا کو جسے سوتے سے جاگ پڑے ہی
سوانہ داروں کے ہر فلم پر سکرپٹ لکھتی ہے۔ چھوڑا دارا میرے لکھنے کی فلموں سے بچر
بچر ملک پہ خیر کہتے کہ اب تو فلم بننے کا زمانہ آواز لگا کر فلم اور فلموں کی فلم
پر چھوڑ گئی ہے۔ ایسے ہمارے چھوٹے فلموں میں آگے کی فلم کو جس سے بچر ناٹک ہو
بلکہ ان کی فلمیں چھوڑ رہے ہیں۔ اسٹار ڈانس سینکے اور گزٹے کے ایوانی ہر فلم کی چیل
یہ کہنے کے کہ گزٹے علاقہ لکھنے کا دارا کھیلنا جاتا ہے۔ یہاں ہر فلم میں رنگ برنگے پیش پیش
اور سٹار اسٹار میں فلمیں تو ہوں گے ہی ہر سے بڑے۔ وہ فلم ہاتھ سے ڈیڑھ لکھنے والی ہوتے
ہتے۔ چاند سے سولہ گھنٹے ملک فلمی کے قیام فلمی کہانی کی تلاش اور چھوٹوں کی فلم
پر سٹار اسٹار کرتے رہتے ہیں۔ ان میں سابقہ ٹیڑھ سوانہ چھوڑا دارا بھی ہیں۔ ڈاکٹر
ہیں۔ یہی ہر ڈاکٹر بھی ہیں کہانی نویس ہیں۔ ملک لکھنے بھی ہیں حتیٰ کہ ایک ٹیڑھ سوانہ
بھی ہیں۔

تہاں وہاں کر پڑی کسی سڑک پر چلے جائے ہر دس بلا تک کے جد تہاں ہاتھ
گیا دوسرے بلا تک میں گھس جائے وہ بلا تک میں غم گھنی کاؤ تر چکا اور ایک سڑک کے گوشہ
کمان کو چمک رہے تھکے پہلے کسی نے چہرہ کو مختلف زاویوں سے دیکھ کر کہا میں جڑ ہے ہاں
گے۔ یہ سڑکی کوئی کامیاب شہر ہے ہر گز۔

حکومت پاکستان نے ہندوستانی غلوں کو گھڑی روک کر پاکستانی علی امام سے
عقب راہی کا بیہ پناہ جذبہ پید کر دیا ہے پاکستان کے علی امام اب ان کی ان کو کچھ کڑی
خبر دے گا کہ ہندو گئے بغیر سب راہی کے کچھ ہندو کے ساتھ نہیں رہتے گئے ہیں ہندو
غلوں نے ہی اس روز ان میں لڑائی ہوئی تھی۔ ان کے ساتھ ہندو اور ان کے ساتھ ہندو اور ان کے
پیشہ سید کے ساتھ گئے ہندو ان کے ان کے ہندو اور ان کے ہندو اور ان کے ہندو اور ان کے
ہندو اور ان کے ہندو اور ان کے ہندو اور ان کے ہندو اور ان کے ہندو اور ان کے ہندو اور ان کے

تیسرا خرم شمس تھی کہ اس وقت ہندوستان کا اتحاد کرنے کا یہ ہی فیصلی
ہندوؤں ہندوستان کو بچاؤ کا نہایت دردمند اس شخص کے راستے میں
جو ایک مقدس جہاد پر عیار ہے چند میوں کے لئے کیا وٹ نہیں دیتے ہر
نعت ہے حمد ہے

ایک مکان روحانی اور دوزخ و الاجہل کا، جس میں گمراہ جاتا ہے اور جدید ہر کہ معانی چاہے
ہو گئے۔

اور! سناں کرنا انا تو جی! اگر آپ ہندوستان سے جنگ کرتے ہیں تو جی
 تو اس سے بڑھ کر غرض کی بات کیا ہو سکتی ہے؟ کوئی بیرونی جیسے یہ جنگ
 کے بعد لڑنا شروع کریں گے؟

لیکن ان میں قصائی چم کو قصائی تہ لبے سے لئے وہ اپنی فطری طبیعت کو نہیں پیچھے
سکتا اور گتہ ہے

اگر آپ تصاویر سے متعلق کوئی غلط فہمی ہے تو بیکہر گزشتہ صفحہ پر
اگر آپ نے کچھ غلط کام کیا، یا اگر آپ بیکہر نے اپنے لیے سات سال
بعد اسے سزا دی ہے، اس کا کیا مطلب؟

[illegible]

میں دور ہی سے پہچان پہنچا، گھر گھر کی دلی سی ڈانٹوں میں وہ کچھ سہارا
میں دیکھا نہیں کہ وہ یہ جانیں گی خواہ وہ کتنی جیسی جھٹکیں ہی کھیں، وہیں تم کو
کچے کو رات، جبے کی کہ پاکستان میں نہیں ہیں، یہی سی اور ہزار طرف نہ ہی ہیں، میں
دور ہی سے پہچان پہنچا، گھر گھر کی دلی سی ڈانٹوں میں وہ کچھ سہارا
میں دیکھا نہیں کہ وہ یہ جانیں گی خواہ وہ کتنی جیسی جھٹکیں ہی کھیں، وہیں تم کو
کچے کو رات، جبے کی کہ پاکستان میں نہیں ہیں، یہی سی اور ہزار طرف نہ ہی ہیں، میں

ابھی میں نے ٹیل فون کا ریسپر دکھا ہی تھا کہ چڑا میں نے مجھ سے کہا۔
 چند اشخاص آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ وہ چند اشخاص وہی تھے جن کے بارے میں
 میرے دوست نے ابھی بھی مجھ سے ٹیل فون پر بات کی تھی۔ مجھے یقین آ گیا کہ وہ لوگ واقعی
 غم نہنا چاہتے ہیں کیونکہ انھوں نے ایک طرح سے میری مخالفت نہیں کیا اور نہ ہی میرے گھڑوں پر
 سوار میرے پاس پہنچ گئے۔ ان اشخاص کے ہینڈ ایکسچینج ہوئے تھے۔ بیکار اور بد روزہ شخص تھے جن
 کا فرضی نام "الف" ہے۔ تھا انھوں نے سب میری طرف ہاتھ بڑھایا تو مجھے بڑی گھبراہٹ ہوئی۔
 ناچار ہاتھ ہلاتے ہوئے میں نے انھیں مشورہ دیا تھا کہ :
 "قبلہ آپ پہلے خارش کا علاج کر لیں بعد میں غم نہنا ہے۔"
 لیکن میں سنا سوچا لیکن ہے کہ وہ خارش سے منتقلی کی کوئی غم نہنا ہے یہاں
 گفتگو شروع ہوئی جناب الف بے تھے مجھے بتایا کہ وہ پچھلے سو سال سے بیٹری اور لاپرواہ
 فی ظلم اور ستم سے منتقل ہوئے ہیں ان کے پاس سربراہ کی اس طرح کوئی کی نہیں ہو سکتی
 پاکستان کے ایک بہت بڑے فاسٹ اس کے لئے فی الحال وہ لاکھ روپیے بنکے ہیں جس
 لاکھ کے لئے تیار ہیں اس کے بعد انھوں نے کہا کہ آج ہی شام انھیں امریکی سٹائی ہے
 میں نے ان سے پوچھا شام کو میں ان سے کہاں ہوں ؟
 انھوں نے جواب دیا :

غلام گل میں غلام غلام کے پاس ٹیکسٹ لایا دی کا ہٹل ہے یہی ٹیکسٹ
 سات بجے اس لایا دی ہٹل کے سامنے والے کیمین پر پہنچ جائے گا
 ہم لوگ بیٹھے ہوں گے ان افسر صاحب کی کینڈی ڈاک کا ٹیکسٹ سات
 بجے وہاں پہنچ جائے گا اور آپ کو کینڈی ڈاک کا میں ہم وہاں لجاؤں گے

کینڈی ڈاک کا کینڈی ڈاک ہوتا ہے یہی نہیں جانتے ہوں گے۔
 مجھے یاد آ گیا کہ یہ لوگ اس کے سوا کچھ سے واقف نہ تھے کہ وہ مجھے مرحوب کرنا چاہتے ہیں
 لیکن چ نکرو۔ وہ لوگ میرے عزیز ترین دوست کے دوست تھے اس لئے میں غم نہنا میں
 اور ہوا :

ابھی میں ٹیکسٹ سات بجے وہاں پہنچ جاتا ہوں گا :

انھوں نے پھر اپنا خارش ڈال دیا تھا تو مجھے بڑھاپا اور میں نے طوعا کرنا
 ان سے ہاتھ دھار دیا اور ان کے چہرے کے بعد غم نہنا میں سے ہاتھ نہنا میں نے طوعا کرنا
 ہوتے ہوئے یہ فیصلہ کیا کہ اس کو کوئی سزا ہو۔ خارش کے علاج سے منتقل ہو گئی :
 شام کو ہوتے سات بجے میں جہے مشورہ پر پہنچ گیا۔ وہی چاہتا تھا وہی ایک
 کیمین کے مسئلے کو کئی کے چہرے پر چیتے ہوئے تھے۔ یہاں سے بڑے چٹک طریقہ
 سے لیکن اس وقت میں ہاتھ دھارنے کے بعد اس وقت اس سے گیا۔ خدائی ہونا ہوا
 کی باتیں ہوتی ہیں۔ جناب الف نے ہاتھ دھارنے کے بعد اس سے پوچھا ہے :
 کیا بات ہے یعنی ابھی تک کینڈی ڈاک نہیں آئی ؟
 جب انھوں نے کوئی دوسری بار مجھے مرحوب کر کے کینڈی ڈاک کا نام لیا
 تو میں مل گیا۔ میں نے ان سے کہا :

تبدل کینڈی ڈاک کو کچھ بڑے چٹے کسی ٹیکسی میں چلتے ہیں آپ ٹیکسٹ
 کر رہی کوئی : میں نے دیا ہوں :
 الف نے صاحب مسکرا کر بولے :
 واہ وہ کیسی ہو سکتا ہے۔ آپ بولے یہاں اب کو تو میراں کی کینڈی ڈاک

ی میں سے جلائے جاتے تھے۔

مجھے دل ہی دل میں بڑا غصہ اور ہتکارہ ہو کر پڑے سات سے آخر تک گئے تھے اور وہ کبھی لاک کا منتظر نہ رہے تھے جب میں نے اس بار کا حوالہ دیا تو فرماتے تھے: اسے صاحب بچتی رہا ہے یہاں تو در سویر بک کو جھٹکا پڑا ہے چنانچہ آپ کو اس ایک واقعہ مت یاد:

میں کے بعد انھوں نے ایک کے بدلے کوئی دس وقتے بھی کی غلی زندگی کے ساتھ ڈانٹ کر اس طرف انھیں مسلسل دو دن اور ایک رات بھیج کر انھیں رنجیت منواری میں گتے پڑے انھوں سے بتلا کہ ایک بار کوئی غم زائغ کر رہے تھے تو انکی ہیر من کسی صاحب کے ساتھ ہونا ہوا کہ غلی تو وہ سے آخر دن تک گھڑ گئے اور منواری میں بیٹھ کر اس کا انتظار کرتے رہے کہ آپ آئی مہبتی۔۔۔۔۔۔ ان جیسے اور اوٹ پھاٹک واقعات کو میں کب سے سرس سرس رہ رہ رہتے تھا تو میں نے یہ جانی کہ موت میری نہ کرے گا: تب تو اگر تکلیف نہ تو پڑے منتظر رہیے سرس سرس ہوا منت وہ ہو رہے: انھیں صاحب چونک پڑے اور بولے:

”وہ مر رہا تو ہم بھول ہی گئے ماضی باتیں غصے کی ہیر من نہیں بنا، ہر شخص سے ایک اپنے کو کہو:

”جہنی ساتنے لہاری سے ایک ذہلی چلے گا۔“
”وہا گیا اور حقوڑی دیر نہ آیا اور ہلا۔“

لہاری روٹا ہے پھٹکا اور وہ بچے پر ہتھ دیر تو ہم آگے چلے دیں گا نہیں تو نہیں دیں گا۔

چچا اب سن کر ایک لمحہ کے لئے مجھے دلی محسوس ہوا جیسو انھیں صاحب اور ان کے ساتھیوں کو سانپ نہ کر لگا گیا ہے۔ مجھے بڑی جھنجھکی لی لیکن انھوں نے جھنجھکی کو بہت زیادہ کرنے کی ہوش مشعل کی لیکن یہ کہہ کر کہ اس کی جھنجھکی کو بھانپنے کے لئے بولا:

”لہاری لوگ بڑے سے عزیز ہوتے ہیں۔“

الف بے صاحب وہاں کے ساتھیوں کو لہاری کا کوراجاب اور ان کی طبیعت بڑی معلوم ہوئی۔ انھوں نے مجھ سے کہا آپ ان شریف رکھیں چچا میں اس لہاری کا دل فرما رہا ہے کہ میں۔

حقوڑی دیر نہ کیا، کیجیسا کہ اس نے لہاری کے بھائی پر ایک اور عذاب کو بھر پور ایک دورہ اور غم ہی ہی ہے۔ الف بے صاحب اور ان کے ساتھی جہنی میں چٹکائی اسٹینٹ لڑوں میں اور عذاب کے کام کر چکے تھے اس لئے انھوں نے پڑائی پر گیش کو فائدہ اٹھا کر لہاری لاک بھل اور اس کے ڈاکروں کو خوب اڑھٹا اور چلے آئے۔ چائے پھر میں نہیں آئی۔ لیکن میں نے سوچا کہ آپ اگر ہیں ان سے چلے گئے کہوں تو میری خبر نہیں کیونکہ وہ صاف گرم ہیں۔ میں نے خاموش رہنا مناسب سمجھا اب پھر الف بے صاحب نے کبھی لاک کبھی لاک کا ذیلیہ خیر عمو دیا سارا سے کوئی لاک نے میں اب اس پر گر کر اٹھ کھڑا ہوا اور بولا:

”صاحبان: میں بڑا بغیب اور بہرقت انسان ہوں کہ آج مجھے کبھی لاک کا دیر میں جھنجھکی کا رتی نہیں ملا لیکن اب مجھے آپ جہازت دیں۔“

وہ لوگ جہنی اس وقت شاید یہی چاہتے تھے کہ میں جلدی سے چلا جاؤں غائبانہیں نہ دیکھا کہ کہیں میں اڑنے سے نکلے والی چائے کا مٹا بہر سے۔ ڈہراؤوں چنانچہ جب میں اٹھ کر باہر

کے طرف چلتے گئے تھوڑا چھوٹے تین چار پولیس کے سپاہیوں نے اس کہیں کو گھیرے ہیں
لے لیا اور مجھے سے کہا:

”میرا درجہ ماہر نکلے کی کوشش کی۔ تم اور تھکے ساتھی سب
حصہ ست میں رہو۔“

میرے پیروں تلے زمین گھل گئی میری کھوپڑی کچھ نہیں آگے لڑکھائی کہوں؟ اس فوجیوں
سب کے ساتھ گرفتار ہو گیا۔ عظیم ہر اک ملہاری اور اس کے دو کڑوں نے پولیس
میں رہا ہوا زوج کو کافی تھکی لڑکیوں بہت یاد آ رہی تھیں اسے اور پولیس نے مضبوط
میں مشرف بے اور ان کے ساتھیوں کے خلاف مقدمہ چلے کر پہلے کشاں
کشاں ہم لوگ پولیس سٹیشن لے جائے گئے۔ اتفاق سے پولیس سپکٹر پر واقع
تھا جس نے اسے گھبرا کر بھائی جان میں تو غراہ غراہ پکڑا لیا ہوں۔ میں تو وہاں فحشی
کہانی سننے گیا تھا کسی فحشی کہانی کا کردار بننے کے لئے نہیں اس نے مشرف الفبا
اور ان کے ساتھیوں سے تصدیق کے بعد مجھے چھوڑ دیا اس کے بعد جھوٹ نہیں چلے
کہ مشرف بے اور ان کے ساتھیوں کا کیا حال ہوا؟ وہ وہ کیٹی ی لاک کا کہنا
ہے؟ جس کے ہنگام میں ایک فحشی کہانی سننے بیٹھے بیٹھا: ہنگام کے تیار ہو گئی تھی
اس کے بعد سے میں نے کیا دھریں باز قسم کھائی ہے کہ آئندہ کہیں پاکستان
بلکہ کراچی کی فحشی زندگی میں کبھی قدم نہیں لگائیں گی میرے ساتھ مصیبت ہے
کہ جیسے ہی میں کوئی قسم کھاتا ہوں اس کے فوراً بعد کوئی بات ایسی پیش آ جاتی ہے
جس پر پہلی قسم توڑنے کے لئے ہر قسم کا لالچ موجود ہوتا ہے چنانچہ میں دن میں
لے گیا دھریں قسم کھائی اس کے بعد ہی وہ میری ایک فلم پر دائرہ سے

ملقات ہوئی اور اس نے مجھے فحشی کہانی لکھنے کی دعوت دی۔ میں اس دعوت
کو اس لئے نالی نہیں سکتا کہ وہ فلم پروڈیوسر ایک خوب صورت صورت ہے
خوب صورت صورت کے لئے مرد اپنا دل توڑ کر رکھ دیتے ہیں تو گیارہ مریں قسم کی
کیا بات ہے

پہلے اس نے کہا کہ میں فحشی کہانی لکھوں گا، وہ کراچی کی موجود فحشی
پہلے پہل سے متعلق ہو گئی ہر قسم کی بلا ایک آدمی کی طرح ذاتی حرکات کا ایک
بجائے نمود ہو گئی وہ وہ پردہ نہیں پر حائل ہو سکتے ہیں



گلہری رہا تھا، بیگم قاف نے اس شخص سے یہ اتفاق کیا:

ان سے ملنے سے پہلے میں نے اس شخص سے یہی بات کہی تھی کہ وہ اگر کوئی
بولے گا، اور میں نہ آؤں، تو کہہ کر بتایا نہیں، میں نے یہ اعلان کیا
تھی کہ میں قائم کرنے کا قصد کیا ہے، اور یہ تجھے سن کر ہی کی ہے
میں نے اسے جیسے پہلے حکم دیا تھا۔

آپ نے مجھے بتایا۔

میں نے اس شخص کے متعلق ایسی بات صرف یہ کہہ دی کہ وہ ذرا غور سے بیٹھ کر قاف
اور بیگم سے کہہ دے گا کہ میں نے یہ شخص بیگم قاف کے شہر پہنچے، اور قاف
معلوم ہوا ہے کہ قاف کے بیٹے بیگم قاف کے بیٹے کے نام سے قاف کے شہر پہنچے
ہو گئے، اور اس سے پوچھا۔

فرمان کیا ہے، آپ؟

بیگم قاف کی بیگم قاف؟

میں نے اس کی زبان سے یہ بات کہی کہ میں نے اس کے گھر پہنچے، اور قاف

اس سے پوچھا کہ وہ قاف کے بیٹے کے نام سے قاف کے شہر پہنچے، اور قاف

اس سے پوچھا کہ وہ قاف کے بیٹے کے نام سے قاف کے شہر پہنچے، اور قاف

اس سے پوچھا کہ وہ قاف کے بیٹے کے نام سے قاف کے شہر پہنچے، اور قاف

اس سے پوچھا کہ وہ قاف کے بیٹے کے نام سے قاف کے شہر پہنچے، اور قاف

اس سے پوچھا کہ وہ قاف کے بیٹے کے نام سے قاف کے شہر پہنچے، اور قاف

اس سے پوچھا کہ وہ قاف کے بیٹے کے نام سے قاف کے شہر پہنچے، اور قاف

میں نے اس شخص سے یہ بات کہی تھی کہ وہ ذرا غور سے بیٹھ کر قاف
اور بیگم سے کہہ دے گا کہ میں نے یہ شخص بیگم قاف کے شہر پہنچے، اور قاف
معلوم ہوا ہے کہ قاف کے بیٹے بیگم قاف کے بیٹے کے نام سے قاف کے شہر پہنچے
ہو گئے، اور اس سے پوچھا۔

فرمان کیا ہے، آپ؟

بیگم قاف کی بیگم قاف؟

میں نے اس کی زبان سے یہ بات کہی کہ میں نے اس کے گھر پہنچے، اور قاف

اس سے پوچھا کہ وہ قاف کے بیٹے کے نام سے قاف کے شہر پہنچے، اور قاف

اس سے پوچھا کہ وہ قاف کے بیٹے کے نام سے قاف کے شہر پہنچے، اور قاف

اس سے پوچھا کہ وہ قاف کے بیٹے کے نام سے قاف کے شہر پہنچے، اور قاف

اس سے پوچھا کہ وہ قاف کے بیٹے کے نام سے قاف کے شہر پہنچے، اور قاف

اس سے پوچھا کہ وہ قاف کے بیٹے کے نام سے قاف کے شہر پہنچے، اور قاف

اس سے پوچھا کہ وہ قاف کے بیٹے کے نام سے قاف کے شہر پہنچے، اور قاف

اس سے پوچھا کہ وہ قاف کے بیٹے کے نام سے قاف کے شہر پہنچے، اور قاف

اس سے پوچھا کہ وہ قاف کے بیٹے کے نام سے قاف کے شہر پہنچے، اور قاف

اس سے پوچھا کہ وہ قاف کے بیٹے کے نام سے قاف کے شہر پہنچے، اور قاف

اس سے پوچھا کہ وہ قاف کے بیٹے کے نام سے قاف کے شہر پہنچے، اور قاف

اس سے پوچھا کہ وہ قاف کے بیٹے کے نام سے قاف کے شہر پہنچے، اور قاف

اس سے پوچھا کہ وہ قاف کے بیٹے کے نام سے قاف کے شہر پہنچے، اور قاف

[illegible][illegible]

۱۰۰۰ کی قیمت پر ملتا ہے ایسی دیگر شے یہ نام ہے اس کی چیز ہے افواج انعام عز و



ان کے بعد جو شام چلے آئے ان کے وقت کہ وہ چاروں پہنچے گا بلکہ میری شام
پڑی یہ عدم ہو، جو دیگر بات کے لکھی کہ حرف آئے گئے دیگر بات کی شام میں صرف وہ
آہیں کہ ساتھ آئے تھیں، ایک تو میں اور دوسرے ان کے غصے کو مقرر کر رہے تھے۔

یا پھر عمر و زلال کے بعد اب دلال (یعنی عیادت)

فصل پہلی کا نام بھی بڑی تیزی سے انجام ملے جانے لگا کہ اگرچہ کتب خانہ کی
کی سب سے بڑی کتاب خانگی سیرت پر مشتمل تھی اس لئے، اور چونکہ پیش سہ ذائقہ کے
چھپا ہوا اور جوام کی کتابیں تھیں لیکن ان کے دستان میں چند خاص ایسے ہر
جو ایک کتاب کو کچھ دیکھیں چاہی وہ تیس یا ستر کی کتابوں کے قریب ہو تو
وہ ناگہانی ملے، ان کی پہلی ہی کو سترسویں کتاب کے چھیننے سے عاشق زار
تھے لیکن ان کا عشق بیگم کاف کے عشق سے دور نہ کہے گا کی ایک جہاں لکھتا تھا چاند
سترسویں بیگم کاف سے خود شادی کر کے لے گیا کہ ان کی شادی مرحوم ہاشم خان
کاف خاں صاحب برکس کے ہاں سے کرنا تھی تین برسوں کے بعد سے لکھنا چاہی

عزیز کے جسم پر زخمیں ہیں، ان زخموں کے جھیلے میں وہ لانی ہے۔
خون بہہ رہا ہے اس کو خون ہے، اس کا رنگ قات ہے، ٹار، ٹار کی طرح چھانچا ہوا، دوسری
دیکھا کہ جلا گئے، جب وہ دوسری دیکھا کہ شریف کے لئے آ رہی ہے، سیکڑیاں پر نہیں کہہ
جیسی ہوت نہیں رہے، بلکہ ان کی جہان پر ہی ہے، ان میں نہ رہے رہا ہے، یہ حال چ نکال کی
لاش کا لکڑی پلٹ، بلکہ نہیں، جس نے ان کو موت کو سبب دیا، فتنہ نہیں کہ یہ سبب
وہ بھی کہتے تھے کہ کاش کہ وہ دم کی موت، فتنہ میں ہی نہ تھے کہ کاش کہ وہ دم کی
جو یہ بہت بڑا، فتنہ لیکن یہ کہ اس کا سبب وہ ہے، بلکہ وہ بھی کہ وہ دم کی فتنہ میں ہی نہ تھے
بلکہ، بلکہ فتنہ میں ہی نہ تھے کہ وہ دم کی فتنہ میں ہی نہ تھے کہ وہ دم کی فتنہ میں ہی نہ تھے
بلکہ فتنہ میں ہی نہ تھے کہ وہ دم کی فتنہ میں ہی نہ تھے کہ وہ دم کی فتنہ میں ہی نہ تھے
بلکہ فتنہ میں ہی نہ تھے کہ وہ دم کی فتنہ میں ہی نہ تھے کہ وہ دم کی فتنہ میں ہی نہ تھے

کون سی صاف نیاں ہوتی تھیں

[illegible]

اس کے لئے ساتویں دن مسزہ پر نہیں قاتے اس نے اپنے شک و کا معلول ختم کیا
 اب جس میں کہ اس سے باہر نظر رہتے ہی کوشش شروع کر دی تو ایک ایک پڑ کی کو
 سے تھیں وہ اپنے لئے بڑے شگفتہ سے ہری عورت بنے اور مجھے لگا کہ ایک نے ٹوکھا
 اگر تم میری کسی اس کو اس میں آتے رہا جس کے گھٹے دکھائی دے تو مار کر تھوڑا سا جفا
 دینی کر دی جلتے گی

۱۰۰

قمری درجہ کی ساری کتابوں کے لئے نئے اور ترمیم شدہ جلدیں ہیں۔
 ریفرنس کے لئے بڑا حوالہ ہے۔

" نہیں اس کے کام نہیں چلے گا۔ اگر تم کل شام تک اس پر چھڑو تو یہ تم کو تھکاوڑی کا کارخانہ
 بنائے گا۔ اس لیے کہ اگر اس قدر سے اس پر پے کاؤٹ میرے ہاتھ میں آجائے گا اور پھر اسے
 اگر تم کل شام تک اس پر چھڑو نہیں چلے گئے تو پھر تو اس کا نام وہاں تک نہیں آئے گا۔ اس قدر سے
 وہ اپنے کام سے نہیں ملے گا۔ ایک تیز رفتار کو آتی دیکھائی دے گی وہ قطار سے وہ دیکر اس پر
 کچھ چھڑے گا۔ اور پھر چھڑے گا۔ ایک قطار سے کچھ۔"

اگر اس کا سے مدد ملنے کے لئے شروع کیا تو پھر انجام بھی نہ پھرنا۔

جس شہرہ ہما سکا کہ گزشتہ گئی اور میرے ان قلموں کو یقین دلایا۔

نہیہ ارگ مطلقہ رہے۔ میں کل غلام ملک آباد چھوڑ دیں گا۔ اگر چھوڑ سکا تو کم از کم

خوب خبر ہو یہی سچ تھی۔ بہت بہتر خبر ہے منظر کی محنت کو جس کے دل پر حزن
خیزا کہ اس کی ساری طرف کچھ نہیں پہنچا۔ میرے لیے جو منظر کے ساتھ دنیا کی
فکری اپنی پر تیار تھی اس کی فکری کو دل پر ہم وہ فکری کے سامان ایک طرف پر پہنچے
تھیں اور پھر ایک دن وہ بھی اٹھا۔ یہ منظر پر سچ رہا تھی کہیں نہ منظر کو ایک
قدما قدما پر اس کی میں سے خاص طور پر کسی کی اس منظر پر ہے تھی کہ ہوتے تھے ہر
دھڑکتے پہنچا تھا ایک پر اعتراض کہ ہے تھے۔ میری جانی رہی ہر پہلو پر نہ ایک جہاز کا
ہوتے تھے۔

[illegible]

دوسری شام مندریں تشریف نہیں لے کر تیسری شام میں کنگ خان صاحب بلا تھیں
 یہ طے کر کے کہ لالا محمد رفیق کی صبح کراچی کی مرہٹے تو اقبال صاحب کو بلا لیکن مندریں

گوئی کہ میں اپنی ایک سڑک کے قریب آباد ہوؤں جس میں ان کی سات سو گز قریب رہو سڑ
خواتین میں سے جو چرائی ہو کر رہے ہوں، ہر ایک کو سات سو گز قریب رہنے کی اجازت حاصل ہے
وہاں ایک من ٹیڈی چاندروں کو کچھ کو بیڑی کا ٹکڑا بھی نہیں کھیا، اگر بیڑی میں ٹیڈی چاندروں
میں سے ان میں سے کچھ کو بھی قاتلہ کہاں نہیں ہے وہاں پر بہت سے دوسرا مسکین
کوئی قصہ نہیں ہے، میں نے کہا چلو عتقہ کے پاس چلی جاؤ، اسٹیبلشمنٹ کے غریبوں کا قصہ ہے۔
گھر ڈنکو کو بھی تو بہت چل جائے گا، پاکستان کی موثر کٹھن قریب ہی ہے پاکستان
کے صرف ایک شہر میں سات سو گز قریب آباد ہو سکتے ہیں، چنانچہ میں نے ہولڈنگ لگایا
تھا، میری بہت سے برائیوں میں اسٹیبلشمنٹ کے غریبوں کو آگاہ کرنے کے بعد انہوں نے کوئی
ڈیوڈ کرنے کے لئے نہیں چھوڑے۔

کیا کڑی کے ساتھ ہمشہ ہے انہما زلیں ہے

اور آواز اٹھانے کے آنکھیں پھانے یا اقرار کیا کہ

میں نے ان کے تقریباً تمام مالک کی سیر کر لی۔ لیکن اتنا بڑا پرس کسی نہیں کیا
میں نے دل ہی دل میں کہا۔

مافیٰ الزمرہ کا سامنے آئے کہ ان کے ہاں ستمیہ میں گود لگا کر رکھ دی گئی ہے۔ یہ جیسا
موقعہ تھا ہے، وہاں جیسے بے گنہگار ہے، اسی طرح اب یہاں انہیں بے گنہگار ہے۔ یہ
لیکن اس کے بعد کہ ان میں برادری میں ان کے داخل ہونے میں فیصلہ فیصلہ قرار دیا گیا
تو انہیں تو سب کے سب کو گنہگار بن جاتے ہیں۔ اگر کوئی کہے کہ گنہگاروں کے ہمارے گنہگار
میں شامل ہیں ان کا شمار وہی ہے تو پھر سب پاکستانی کے بن جاتے ہیں ان کے
استعداد بن جاتے ہیں۔

جس کے ستر پر پیر کاغذ فرس قی اس کے وہ انصاف پر پیر کا پیر و خدا و پیر
ان انہو ذہنوں کو اندہ ہونے کی اجازت تھی جنہیں کارنر تیل غواٹ کی گائی تھا یعنی بڑوں
مستزاد القاد کے جنہیں پیر کا زہد کی گائی تھا پیر یا کارنر دھ میں پڑتے وہ اس
کی طرف بڑھتے تھے تاکہ پیر میں لگی ہوئی ایک نوبہ ان خوب صورت مادرش ادیبی چہرہ
مس کاہت کی سنے بڑے خرم ہوتے تھے گدا

تپ بجو بھی اپنے ساتھ سے چلیں تو ہرانی ہوگی یہی سبب ہے کہ ہرگز کو صرف
ایک نظر دیکھ کر ہی جاتی ہیں۔

11/12/2016

اولیٰ مسرت ہو کر کہنے لگا ہے،

کپ اخبار نویس کو نہیں ہے!

1. 2

اپنے دوستوں کے ساتھ سترائے سفر کے نام لکھے ہیں۔

نہی چکرانیک بہت ذہین تھی میں اس کے نوراً من کا مطلب کچھ عجیب اور
ان باتوں کا مطلب تو دنیا کا دھوسے جو انسان کیلاتی ہے میں نے مصادر کا پختہ
کرتے کے لئے جواب دیا:

گراں پیر غریب ایسی طرح سہا جئے کہ عریک سوا جوت ہے !

سرسخت بنے نئی لڑائی، لیکن کارما شرمٹ بھگے، دھیرے سے کہا:

100

تفنی کچے کراس کے بعد میری نگرانی میں جگہوں نے غائب نہیں ہوئے۔

کے یقین کر لیا کہ جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں وہ غیب نہیں ہے اور جو کچھ میں سنا رہا ہوں وہ فسانہ نہیں ہے جو نوحی کے ہاتھ میں پڑے تھے اٹھایا اور دل ہی دل میں سمجھ کر پتھر کو حلقہ میں لپیٹ لیا، ادا شدہ گزشتہ وار، تھکے آج بھی زندگی کا بھی ایک اہم ترین پیشکش بنا رہا ہے تو یہیں علم انکلی کی حیثیت سے آج کے ماحول پر چلنے والے فاضل کا حیثیت ہے خدا کی تعریف پر ہی جس شخص کو اٹھانے کی پٹی سے ایک اور دولت پہنچا دی گئی تھی۔
دو اہل سمندر اور لکے کر آج کے ہیں۔

[illegible]

مہماندہ ہو گئے اور دوسرے مسرت بنی کا۔ مگر وہ قانون میں اپنے اپنے مشاغل ان
روزوں کے بڑے تجربہ مند تھے۔

رات کو میں فاضلہ بیگم، تقیہ النساء اور دست بی بی سے ملے کیا اور میری قرآن کے
میں معافی مانگ کر دو لڑکے لے کر جانا کا فیصلہ کر لیا۔ صبح میں صحت یابی کو اور سب کو دیکھ کر
نے سزا دیا۔ تقیہ النساء کو میری بیگم نے کہا کہ اس کی بے چارگی سے چھوڑ دینا اور گولڈن
پلیٹین کیلئے تیار کر کے ملحقہ کے ساتھ قمر بھائی بیگم کی کاشت دینا، یہی حکم ہے اور
اب تقیہ بیگم کو میری بیگم کے ساتھ رات کو ملحقہ پر بھیج دے۔

[illegible]

سپینڈر

اساتذہ گرامر اور اساتذہ



برانی جگہ

۱۔ ایسی روایت نہیں ہے۔

مگر اس سب کو بہ غور سمجھنا اور جاننا کہ پاکستان میں خالص کی حکومت اور
میں میرے راست ہیں لی اور وہ ملک کے ساتھ غلام بھی کو پروردہ میں پر میری سبکدوش
تو اس کے ساتھ راست ہیں لی اور میں بھی سبکدوش



فلم گدھا گاڑی کی مہورت!

اوپر دو قصبوں میں سے پاکستان کے دلائل حکومت شہر گڑی میں بڑی غلطی ہیں
 ہیں جہاں ہے۔ اسے دن کی غلطی کیا گیا۔ فلم ہوتی ہے۔ جتنی ہی فلموں کے امکانات
 شائع ہو رہے ہیں۔ کراچی کے دارالمنی لاٹ ڈائری میں کچھ فلمیں ڈیڑی بڑیوں میں
 بچے بچے ہوں۔ جنگ بڑی پیش رفتوں میں بیوس خوش شکل و چراغ کا جھنڈا پڑ جاتا
 رہا ہے گا۔ فلمی۔ جہاں میں کھنڈی اور دارہ جگہ کی سب سے غلطی رنگ جھنڈوں میں لگی ہوئی ہیں
 اور غلطی جھنڈوں کے چلنے سے ڈانے سڑکوں پر لگے جاتے ہیں۔ سب سے غلطی ہے۔ سب سے غلطی ہے۔
 کے کام ہوتے ہیں اور کسی دیکھ سہ روزوں کا روزہ چلتا رہتا ہے۔ تو جہاں اور خوب
 صورت لڑکیوں اور عورتوں میں جہاں سسٹم رکھنا ہے۔ اور گھٹے کا شوق۔ دن جہاں
 بڑھتا جا رہا ہے اور سب کچھ اس جہاں سے بڑھتا جا رہا ہے کہ کچھ اندیشہ پیدا ہو گیا ہو
 کہ پاکستان ایک اسلامی ملک کے بچے کبھی صرف پاکستان میں ہی نہیں ہو سکتے ہیں
 اس غلطی جہاں بھی اور گھٹے کے ذریعے میں لکھے ایک دن ایک سنی کا نام نہ فلم
 لیکن کی طرف سے اس کی دشمنی فلم بنام۔ گدھا گاڑی کی مہورت میں شرکت کا مہورت
 نام نہا۔ اس کے علاوہ فلم کے ہر دن میں شرکت کی سنی جہاں نون پر ہی یہ خواہش
 ظاہر کی کہ اس میں ہم جہاں سنی میں شرکت کریں۔ بڑی مہرانی ہو گی۔

میں شہر گدھا گاڑی کی مہورت انجام دی جائے۔ ان کی حق سرعام
 میری کوئی اور صورت نہیں لگتی میں تو شام دلچسپ طریقہ پر گدھا گاڑی کے لئے
 وہ مہورت قبول کر لی۔

دھوت نامے پر مہورت کی رقم کا رت ایک بار پانچ کے وچ تھا اور پانچ ایک
 دھوت ہی تھا کہ وہ گرم وقت کی جامد کی کامیابی دیکھے اس لئے میں سب سے پہلی
 سہری تھا کہ ہر کوئی بڑے بڑے کے قریب فلم سٹوڈیو جہاں گیا لیکن یہ کوئی ایک
 بیٹکا کچھ بچہ تھا جس کے میں چندا سٹ لکھ اسٹوڈیو کے ساتھ نہانی میں شہر میں
 میں سٹوڈیو کے اور گھٹے کے لئے گھٹے کا اسٹوڈیو کا اور۔ سب سے پہلی جہاں ایک سٹ
 باقی رہ گیا تو میں سٹوڈیو میں داخل ہوا لیکن کچھ صدمہ کہنے بڑی مہورت اور ہی نہ آتا
 ہوتی کہ سٹوڈیو ایک آدمی کے وہاں کوئی تیسرا شخص نہیں ہے۔

وہ آدمی بچہ دیکھ کر کہتے ہیں کہ اس کا اور کچھ ہے۔
 سب کی تعریف۔

میں نے اسے جہاں کہیں فلمی انداز لگا دھتے دیکھ کر خائف ہوا۔ اس پر وہ
 گھبرا کر کہتے ہیں کہ بڑا۔

کہا کہ سنی۔ میں شہر گدھا گاڑی کی گاڑی سڑک پر چڑھ کر صفوں کے درمیان میں
 آپ سے مل کر ہی غلطی ہوئی۔ آپ نے سنی نامہ میں لکھا ہے۔
 میں نے بڑھایا۔

کیا آت مہورت، سنی ہو گئی ہے؟
 ڈیڑی گدھا گاڑی صفوں کے درمیان میں لکھا ہے۔

آئے تو جان میں جان آئی ایک آدمی بڑے سے حق نہیں چنے اور سو سے مانع ہیں کہ
 دربان تو اور چلتا کو ایک ایک چڑا کو ایک ایک سو سو عظیم کر کے گا۔ اس کے بعد
 واکر کو کہنے کا، تنہا کھینچنے کے امن قوت نہ ہے تھے پہلے غائی ہی تھیں تو درانت
 کوستہ پر ملزم ہوا کہ زہرہ پھٹ گیا جس سے آئی کہ شوہر کا کیا ہے میں پرے سے نہیں
 وہ سوڈا لیکل رکٹ میں گیا ہے ابھی تیار ہو

میں نے اپنے کھینچے کو پڑا، سو سو رکٹ کھانے ہوئی چکے، بسٹو سے پہلے رکٹ لگا
 اس بہت کو کہنے کے تقریباً ایک سال ہو گیا ہے اور نہ چلا کر کھینچنے والے گند
 جانیں گے کہ گاڑی دور و دور کر لی کی سرکاری ہوتی نظر آتی ہے لیکن حق ٹکس پڑا، یہیں
 پر نظر نہیں آئی میں نے ایک رکٹ کی بات لی تھی ہے کہ میری پرندو سر حرکت بھی کی
 بیب خالی ہو گئی اس فریو نے قلمی لائن سے آ کر کہ نیمبر وڈ پر میرے ذمہ ہزار
 گاہے کہ پڑا اور گرام شین کر دیا ہے اور پڑا ہنسنے، دل والی ٹکس میں سو رکٹ کی
 شراکتیں ہرگز نظر آتی ہیں۔

اب جب سے اذالی کی شہر سے مل گئی ہے نہ پھر نہیں گھبراہٹ کی کی کہ ضرورت ہو
 اور پڑا خیال ہے کہ جب تک میں سوڑا نہیں کھنٹے طاعت جہاں نہیں جلتے
 کھنٹے میدان میں کھیلنے کی کریں انھیں نے اور کڑن کو ایک پڑا، ایک سو سو رکٹ
 ساری رکٹ کھنٹے، یہی گے امن قوت ٹکس پڑا کہ ان کی قلم نامی شری تو ایک ایک گاہا کہ
 بی بی بی



۱۹۵۹ء میں فلم شیرین فرحاد کی شوٹنگ

میں ان روز دنیا عالم جیوری آئی تھی اس میں سے آج کے دن ٹکٹ نہ ہوا
 اور خوب صورت عورتیں اور آواز اولیٰ دل مرد ایسے گزرتے ہی جنہوں نے ایک سو سو
 ہے چارہ پڑتے چرخش کیا اور پڑتے چکے اور لا کی جائے ملنے شہرت چھوڑ گئے ان کو تین چار
 کے بہت ہیں۔

فیر میں فراد، ایلی جانوں، خدادا مت، جیرا خدادا، سونی پیتھ میں سنی چڑا
 ہندی مرادو میٹ، ویب، عورتیں اور مرد چکر تھیں جتنی اندر ملے نہیں تو بلکہ گویا
 مرد والی اور عورت والے تھے اس لئے کہ میرے کے بعد ان کے ٹکس نہیں ملے چلتے
 بلکہ میں کی پڑا کی نہیں چلتی جاتی ہیں ان میں سے ٹکس ہی کوئی بیبا، آزی چڑا
 پر کھس کی رنگی کو اور سفا دور وہ میں چارہ دکھایا گیا ہر روز جگہ ہر سال کوئی دکانی
 فلم نہ تریں سے کہ فلم ٹکس کہ فلم بسٹو تریں داخل ہوتا ہے اور اپنے اٹکل میں اپنے
 نامیے اور ٹکس کے بہت ان میں سے کسی ایک کا فوٹی چڑا کی داستان مشق کو
 خدادا میں اگر تھیلے ہے

بہانوں کے درمیان اختلاف کو دیکھ کر جانی گئی کہ اب اس میں درود پہلے کا مسئلہ باقی رہ گیا
 تھا۔ اس وقت تو برابری پایا کہ خفیہ لکھی گئی تھی یہ ایک حالت تھی
 کہ کسے غلط لکھی ہو، اسے سمجھنے کے لئے بہرہ رسانی دے دی گئی۔ سلام ہوا کہ خفیہ لکھی
 تھی غلط کے بارے میں کوئی خبر نہ تھی۔ یہ کہ وہ وہاں جا کر اس لکھی کی ساری کاپیاں
 انہیں لے کر رہا کہ وہ جو حقیت ان میں تھی، ان میں بنایا جاسکے۔ میں نے خفیہ لکھی ہو
 کہ چونکہ اس میں غلطی نہ ہو، یہ کہ وہ لکھی ہو، یہ کہ وہ لکھی ہو، یہ کہ وہ لکھی ہو
 میں نے نوٹ کیا کہ اس میں غلطی نہ ہو، یہ کہ وہ لکھی ہو، یہ کہ وہ لکھی ہو، یہ کہ وہ لکھی ہو
 کہ اس میں کوئی غلطی نہ ہو، یہ کہ وہ لکھی ہو، یہ کہ وہ لکھی ہو، یہ کہ وہ لکھی ہو

قصہ جان منجھال آجکبر کا

دو خرمین

یہ کوئی نہیں تھا کہ اس کی بات نہیں ہے۔ بلکہ یہ خفیہ ہے۔ یہ کہ اس کی لکھی ہو
 ہے کہ اس کی لکھی ہو، یہ کہ اس کی لکھی ہو، یہ کہ اس کی لکھی ہو، یہ کہ اس کی لکھی ہو
 خفیہ لکھی ہو، یہ کہ اس کی لکھی ہو، یہ کہ اس کی لکھی ہو، یہ کہ اس کی لکھی ہو
 کہ اس کی لکھی ہو، یہ کہ اس کی لکھی ہو، یہ کہ اس کی لکھی ہو، یہ کہ اس کی لکھی ہو
 کہ اس کی لکھی ہو، یہ کہ اس کی لکھی ہو، یہ کہ اس کی لکھی ہو، یہ کہ اس کی لکھی ہو

اس میں اس شخص کے نام ایک لکھی ہو، یہ کہ اس کی لکھی ہو، یہ کہ اس کی لکھی ہو
 کہ اس کی لکھی ہو، یہ کہ اس کی لکھی ہو، یہ کہ اس کی لکھی ہو، یہ کہ اس کی لکھی ہو
 کہ اس کی لکھی ہو، یہ کہ اس کی لکھی ہو، یہ کہ اس کی لکھی ہو، یہ کہ اس کی لکھی ہو
 کہ اس کی لکھی ہو، یہ کہ اس کی لکھی ہو، یہ کہ اس کی لکھی ہو، یہ کہ اس کی لکھی ہو
 کہ اس کی لکھی ہو، یہ کہ اس کی لکھی ہو، یہ کہ اس کی لکھی ہو، یہ کہ اس کی لکھی ہو

خفیہ لکھی ہو، یہ کہ اس کی لکھی ہو، یہ کہ اس کی لکھی ہو، یہ کہ اس کی لکھی ہو
 کہ اس کی لکھی ہو، یہ کہ اس کی لکھی ہو، یہ کہ اس کی لکھی ہو، یہ کہ اس کی لکھی ہو
 کہ اس کی لکھی ہو، یہ کہ اس کی لکھی ہو، یہ کہ اس کی لکھی ہو، یہ کہ اس کی لکھی ہو
 کہ اس کی لکھی ہو، یہ کہ اس کی لکھی ہو، یہ کہ اس کی لکھی ہو، یہ کہ اس کی لکھی ہو
 کہ اس کی لکھی ہو، یہ کہ اس کی لکھی ہو، یہ کہ اس کی لکھی ہو، یہ کہ اس کی لکھی ہو

پسند میں نہ کیا

پھر تو جہاں میں تیرے ہوتے تھے وہیں میں تیرا کھلے کھلے خوف تھا تو میں
کے وقت میں وہ خوف تو کچھ تھا اور محبت سے بڑھ جاتی ہے اور اب بھی ہے
تو کہیں نہ آیا تو اگر تو کھڑے تھے تو میں سے بچوں اور ان کے راجے تھے اور
تو کہیں نہ تھے تو میں سے تپ کو نہ دے تو بھی آپ کو شہل لایا تو کہیں نہ
میں مستعد تھا

آتش کے کھلی ہوئی آگ تو کہیں نہ تھی تو میں سے

چند ہیں سے وہاں نظر نہ دے نہ تھوڑے تھے

کے ہیں بھلے بے وقت کے ہیں تو کہیں نہ تھے تو میں سے وہ تو میں سے
تو کہیں نہ تھے تو میں سے تو کہیں نہ تھے تو میں سے

میں سے تو میں سے تو کہیں نہ تھے تو میں سے

پسند میں سے تو کہیں نہ تھے تو میں سے

تو کہیں نہ تھے تو میں سے تو کہیں نہ تھے تو میں سے
تو کہیں نہ تھے تو میں سے تو کہیں نہ تھے تو میں سے
تو کہیں نہ تھے تو میں سے تو کہیں نہ تھے تو میں سے

میں سے تو میں سے تو کہیں نہ تھے تو میں سے

تو کہیں نہ تھے تو میں سے تو کہیں نہ تھے تو میں سے
تو کہیں نہ تھے تو میں سے تو کہیں نہ تھے تو میں سے
تو کہیں نہ تھے تو میں سے تو کہیں نہ تھے تو میں سے

تو کہیں نہ تھے تو میں سے تو کہیں نہ تھے تو میں سے

پسند میں سے تو کہیں نہ تھے تو میں سے
تو کہیں نہ تھے تو میں سے تو کہیں نہ تھے تو میں سے
تو کہیں نہ تھے تو میں سے تو کہیں نہ تھے تو میں سے

تو کہیں نہ تھے تو میں سے تو کہیں نہ تھے تو میں سے

تو کہیں نہ تھے تو میں سے تو کہیں نہ تھے تو میں سے
تو کہیں نہ تھے تو میں سے تو کہیں نہ تھے تو میں سے
تو کہیں نہ تھے تو میں سے تو کہیں نہ تھے تو میں سے

تو کہیں نہ تھے تو میں سے تو کہیں نہ تھے تو میں سے

تو کہیں نہ تھے تو میں سے تو کہیں نہ تھے تو میں سے
تو کہیں نہ تھے تو میں سے تو کہیں نہ تھے تو میں سے
تو کہیں نہ تھے تو میں سے تو کہیں نہ تھے تو میں سے

تو کہیں نہ تھے تو میں سے تو کہیں نہ تھے تو میں سے
تو کہیں نہ تھے تو میں سے تو کہیں نہ تھے تو میں سے
تو کہیں نہ تھے تو میں سے تو کہیں نہ تھے تو میں سے

تو کہیں نہ تھے تو میں سے تو کہیں نہ تھے تو میں سے

تو کہیں نہ تھے تو میں سے تو کہیں نہ تھے تو میں سے
تو کہیں نہ تھے تو میں سے تو کہیں نہ تھے تو میں سے
تو کہیں نہ تھے تو میں سے تو کہیں نہ تھے تو میں سے

تو کہیں نہ تھے تو میں سے تو کہیں نہ تھے تو میں سے

تو کہیں نہ تھے تو میں سے تو کہیں نہ تھے تو میں سے
تو کہیں نہ تھے تو میں سے تو کہیں نہ تھے تو میں سے
تو کہیں نہ تھے تو میں سے تو کہیں نہ تھے تو میں سے

لکھنا اور بھانپنا، تو یہاں اللہ سے مل کر نہ چسپ کے پاس سے اور نہ ہی گیت سے
 سے محبت بھری تانگوں سے ملے دیکھا اور پھر چل چسپ کے لئے اپنا منہ جو فرسیدہ دوس
 کے منہ سے نکلتی ہوئی مانتی تھی تانگوں کے ایک چھوٹے کپڑے لٹکی، اس کے ہر ایک پتے پر چل
 کیا ہوا، البتہ یہی انگوٹھوں کی دھنسی ہو
 غائب تھا ہر گچہ کو، کچھ راستہ فرما تھا۔



مہورت!

فلسفی و خیالیوں کی محبت کو ہم کو وہی محبت حاصل ہے جو ایک دم میں محبت
 اور فوجوں کو کہہ گئی ہیں انھوں نے کہہ کر حاصل ہے جب کوئی محبت نہ ہو تو وہی محبت کی محبت، ہم
 محبت کے فوجوں، انھوں نے کہہ گئے، بندوں سے محبت سے محبت کے ہر ایک پتے پر چل
 پڑا، انھوں نے کہہ گئے، پڑا، چل چسپ کے لئے اپنا منہ جو فرسیدہ دوس
 کے منہ سے نکلتی ہوئی مانتی تھی تانگوں کے ایک چھوٹے کپڑے لٹکی، اس کے ہر ایک پتے پر چل
 کیا ہوا، البتہ یہی انگوٹھوں کی دھنسی ہو

فلسفی و خیالیوں کی محبت کو ہم کو وہی محبت حاصل ہے جو ایک دم میں محبت
 اور فوجوں کو کہہ گئی ہیں انھوں نے کہہ کر حاصل ہے جب کوئی محبت نہ ہو تو وہی محبت کی محبت، ہم
 محبت کے فوجوں، انھوں نے کہہ گئے، بندوں سے محبت سے محبت کے ہر ایک پتے پر چل
 پڑا، انھوں نے کہہ گئے، پڑا، چل چسپ کے لئے اپنا منہ جو فرسیدہ دوس
 کے منہ سے نکلتی ہوئی مانتی تھی تانگوں کے ایک چھوٹے کپڑے لٹکی، اس کے ہر ایک پتے پر چل
 کیا ہوا، البتہ یہی انگوٹھوں کی دھنسی ہو

فلسفی و خیالیوں کی محبت کو ہم کو وہی محبت حاصل ہے جو ایک دم میں محبت
 اور فوجوں کو کہہ گئی ہیں انھوں نے کہہ کر حاصل ہے جب کوئی محبت نہ ہو تو وہی محبت کی محبت، ہم
 محبت کے فوجوں، انھوں نے کہہ گئے، بندوں سے محبت سے محبت کے ہر ایک پتے پر چل
 پڑا، انھوں نے کہہ گئے، پڑا، چل چسپ کے لئے اپنا منہ جو فرسیدہ دوس
 کے منہ سے نکلتی ہوئی مانتی تھی تانگوں کے ایک چھوٹے کپڑے لٹکی، اس کے ہر ایک پتے پر چل
 کیا ہوا، البتہ یہی انگوٹھوں کی دھنسی ہو

فلسفی و خیالیوں کی محبت کو ہم کو وہی محبت حاصل ہے جو ایک دم میں محبت
 اور فوجوں کو کہہ گئی ہیں انھوں نے کہہ کر حاصل ہے جب کوئی محبت نہ ہو تو وہی محبت کی محبت، ہم
 محبت کے فوجوں، انھوں نے کہہ گئے، بندوں سے محبت سے محبت کے ہر ایک پتے پر چل
 پڑا، انھوں نے کہہ گئے، پڑا، چل چسپ کے لئے اپنا منہ جو فرسیدہ دوس
 کے منہ سے نکلتی ہوئی مانتی تھی تانگوں کے ایک چھوٹے کپڑے لٹکی، اس کے ہر ایک پتے پر چل
 کیا ہوا، البتہ یہی انگوٹھوں کی دھنسی ہو

فلسفی و خیالیوں کی محبت کو ہم کو وہی محبت حاصل ہے جو ایک دم میں محبت
 اور فوجوں کو کہہ گئی ہیں انھوں نے کہہ کر حاصل ہے جب کوئی محبت نہ ہو تو وہی محبت کی محبت، ہم
 محبت کے فوجوں، انھوں نے کہہ گئے، بندوں سے محبت سے محبت کے ہر ایک پتے پر چل
 پڑا، انھوں نے کہہ گئے، پڑا، چل چسپ کے لئے اپنا منہ جو فرسیدہ دوس
 کے منہ سے نکلتی ہوئی مانتی تھی تانگوں کے ایک چھوٹے کپڑے لٹکی، اس کے ہر ایک پتے پر چل
 کیا ہوا، البتہ یہی انگوٹھوں کی دھنسی ہو

ہر دھڑکے کے بعد دو گنا گہرا صبر و سہم کرنا کہ غرضی سانس
بھرتے اور گھوڑوں کو روانہ ہوتے ہیں اور علم سارا دوس کے ساتھ اپنے پیٹوں میں غروب
کی باتیں ہر گے بڑھتی کی طرف روانہ ہوجاتے ہیں۔

پھر ختم ہوجاتی ہے اور مسلم غرض ہوجاتی ہے اب وہ دوسری بات ہے کہ چھوٹے
نک میں ہوتی نہ راہ ہوتی ہے اور غلیں کم بنتی ہیں۔

لیکن میں اس سے کیا کہیں نہ کھائے مطلب ہے یا غلیں گھٹنے۔

اس لئے یہ شرط ہے کہ بہت میں جائے نہ کھاؤ اور باقی غلیں و مستحب

غذا کو کچھ بڑگ (کھائے) ہیں کہ

مستحب و غیر مستحب باقی پرست



باپ پہلوان — مان دایہ

بیٹی ایکٹریس!

مجھے کسٹج ڈائے دیتے ہیں بلکہ ڈائے کسٹج کرے گا بھی بہت خرق ہے۔
میں بچپن میں دینی نواب کے خیر سے لے کر آغا خان کا خیری کے ڈائوں تک ہر قسم کے
ڈائے دیتے ہی خرق سے لے کر ایک کرنا تھا لیکن جب سے ظلم کیا اور فیاضی ڈائے دینا
رو گیا۔ اب تو دو گنا باگ کسٹج ڈائے کو بائیں ہی بھرتے تھے اب سے ہی حالانکہ ایک بہت
ڈائے ہے خشن اور ترقی یافتہ ملک میں اس کی آج ملک صرف حفاظت کی جاتی ہے
بلکہ شہر سے زیادہ اس کی قیمت ہے۔

محلہ میں مجھے برا سیام باگ کاٹک کینین پیکنگ کلان بھینٹ
ناتکاب اور ششگلان ملنے کا اتفاق ہوا تھا وہاں میں نے ہر طرح میں بیٹا گھوڑوں کو
زیادہ خیر نہ دیا وہاں مجھے اسی طرح مجھے دوسرا ایک میپ کے کام کلان اور بھائی
کے ہاتھ میں بھی معلومات ہیں کہ وہاں بھی خیر اور ایک بیٹے زیادہ پسند کو کھاتے

اس میں ہمیشہ میرے باپ کو مارا جاتا ہے؟

میں دشمن کو پہلے تو ہیراں نہ گیا۔ اس کے ہیراں کا کارکنان پہنچ کر رہا۔

اپنے انکی بازو کوئی قلمی باپ نہیں ہے۔ اصلی باپ نر ہے اصلی۔

ہیرا کا ہر دستہ دشمن کو ایک دستہ ہٹے۔ ہیرا گھنڈہ سے چھینا مکٹ اور ہٹے کا

چھینا شک کا پتھر کا کر۔ اس سے ہیرا ہٹے۔ چھینا گھنڈہ۔ باپ کی لاش لٹائی اور

اس کے گلاب کے چرسٹان میں فن کر دیا۔ اور فتح پتے کا اس سے چھینا باپ کی لاش کو گولی

انکر میں نہیں کیا بلکہ گولی مار کر اس کی ایک ہاں پر تھی ہے بلکہ اس وقت تک کہ اس کی ہاں پر

۱۶

ہیری ایک داکٹر اور دستہ کے لیے یہ طریقہ کار پتا ہی ایک لیسپ واقعہ بنایا۔

اس سے کہا۔ جب سے ہی تو یہاں ہوئی تھی پہلے دشمن کی طرف تھی تھی پہلے میں گورنر

میں رہتی تھی عام شریف دکانوں کی طرح اس کو لیں اپنے تھی تھی مجھے پہلے مار دیا۔ ہیرا

دستہ خوفزدہ سے محبت بر گئی۔ میں سو کر محبت میں ہی گئی۔ ہیری تھی کہ مسز کے

سوتے کے رہا میں اور کچھ نظر نہ تھا۔ تھی کسمو سے ہیری شادی ہو گئی لیکن

کرنا کا کیا ہوا کہ کوئی میری تقدیر کے خفیہ تھیں۔ ان غلوں میں کچھ سر نہ گئی

موتی مال کچھ ہنگام اور کچھ لشکر کد کے محبت کر کے میری اب یہ حالت ہے

کوئی تو میں کوئی ہیرا اپنے شہر مسو سے لیکن میرا مسووم چڑا ہے کہ مسو مسو

نہیں ہے بلکہ موتی مال ہے۔ ہیرا ہے یا لشکر کد ہے مسو وہ سے کچھ جاننا ہے

کو تم جب مجھ سے خفیہ میں بات کرتی ہو تو میرا مسووم ہر ایک سے مجھے تم کو دوسری بات میں

گھٹی ہو۔ میں نے مسو کو صاف صاف بتا دیا۔ مسو ہی میں تھی میں باتیں تو تم سے کرتی

اس میں نے کرتی تھی جب تک میں داکٹر نہیں تھی تھی اب تو میں داکٹر

دکان پر داکٹر

ہیری کسی داکٹر اور دستہ کے لیے یہ طریقہ کار پتا ہی ایک لیسپ واقعہ بنایا۔

اس میں اس کا کوئی دکانی فریڈ ہوتا ہے۔ ہیرا اس کا محبوب چھینا تھا ہے میں

ہیرا کو کچھ نہ کر دیا بلکہ اس کا محبوب ہٹے کے کرتی ہوں اس سے بیٹے کے ہیری

رویل دیا جاتا ہے غلوں میں ہیرا ہٹائی کے تحفے شادمانہ ہیری ہٹے کے گئے

میں اب ہیرا ہٹا دیا تھی ہیرا ہٹے ہیری انکر میں ایک اس میں ہٹے اس میں

ہیرا گھس میں ہیرا گھس میں کی ایک خفیہ خبر کہتی ہوں۔ اپنی داکٹر کی موت میں ہٹے

فتاک صورت تو جانتی ہوں کہ اس کا مکان میں ہیرا کی بات نہیں:

اس میں اس سے ایک اور دلچسپ واقعہ بنایا۔

اپنے سال ہیری تھی ہیں کا انتقال ہو گیا۔ گھس میں اب وہ ہے تھی

زادہ تعداد اس میں ہے تھی میں نے داکٹر کی موت سے اپنی صورت میں نہیں لیکن

جناں تھی لیکن دکان میں ایک ہیرا نہ تھیں تھا۔ اب تم چلے۔ اس میں اس کی غلوں

اور وہ بھی کوئی نہ تھی غلوں میں سخت غلوں میں قسم کی غلوں میں انکر سے کھڑا ہیرا

شوق نہ کرنا کہ کچھ دکان کی کھلی نہیں تھی ہے اور اس میں ایک ہیرا نہ تھیں

میں دل ہی دل میں دکان میں دکان میں تھی کو میرا داکٹر کا رائے اور چلے گئے

میں نے اس وقت اپنے دو کر گھر کو اپنا دیا تھا کہ دکان چلے۔ اس کی کھلی کی دکان

سے گھس میں کی ایک خفیہ خبر کہتی ہوں۔ خدا خدا کے گھس میں کی خفیہ آئی اس کے بعد

میں جو دکان ہوں تو اس کے گھر دکان کی غلوں میں ہٹے۔ اس میں کھلی کو ہٹے

میں جو دکان ہوں تو اس کے گھر دکان کی غلوں میں ہٹے۔ اس میں کھلی کو ہٹے

ایسی دے گیا اور قطارۂ تنویر جاری ہے :

ہماری غلطی حقوق کی زندگی کی اس اور سی نقل و حرکت اصل اور اصل نقل
نقل کے چکر میں اسو عیب ہو گئی ہے کہ بعض اوقات تو کچھ ان پر اثرات آتا ہے
حال ہی میں انگریزی کے ایک مشہور رسالے میں میں نے ایک غلطی پیر کے با
تصویر ضرور پڑے ایک تصویر میں اسے ایک شاندار مرصعیت پر بیٹریں قسم کا بری
عناک کا فن میں بیوی ترقی کی کتابوں کے ایک قسمی یک شایف کہ اس بیٹا ہوا ایک
انگریزی کتاب کے مطابق میں مصروف ہے ایک ہزاریت غریب صحت قسم کا ٹیبل
بہت مل رہا ہے اور چنانچہ پر ۵۵۵ سگرٹوں کا ایک ڈبہ دکھا ہوا ہے دوسری تصویر
میں وہ اپنی بیوی اور بچوں کے ساتھ ایک شاندار ڈائجسٹک ٹیبل پر بیٹھا دکھا گیا ہے
بہتر برادری واقف کے کھلے اور میرے لیے بڑے ہیں تیسری تصویر میں وہ اپنی
کوٹھی کے شاندار لان میں دو درختوں کے درمیان چھٹی تصویر میں وہ اپنے تین بچوں کو
کے ساتھ کھڑے ہے اور ہاتھ میں تصویر میں وہ اپنی بیٹی ڈائل کی چھڑا دکھار کے بائیں
پر پاؤں رکھے کھڑا اسٹوڈیو میں ہے پہلی اپنی بیوی اور بچوں کو چہرے پر کہہ رہا
میں ان تصویر کو بڑی دیر تک دیکھتا رہا اور بڑی دیر تک اس کی اس تصویر تک
زندگی پر غور کرتا رہا اس وقت اپنی زندگی کا اس کی زندگی کو متباد کرتے ہوئے مجھے
اپنے آپ سے نفرت ہو گئی اپنی بیوی اور بچوں سے نفرت ہو گئی اس گھر سے نفرت
ہو گئی میں میں ہوتا ہوں ان کچھوں سے نفرت ہو گئی میں میں کبھی بیٹا ہوں اس کوٹ
سے اور اس کا بیٹے سے نفرت ہو گئی جو میں کھاتا بیٹا ہوں اول میں میں
نے ایک غلطی کی تھی مگر یہ غلطی ظاہر کی کہ کاش میں ایک فلم ایکٹور ہوتا !

اس کا اختراع ہوئے تھے کہ بعد میرے دل میں زندگی کی صرف ایک ہی صورت باقی
ہو گئی کہ اس مسئلہ ایکڑ سے ملوں اس کے پیروں پر گر پڑوں اور اس سے بڑھ کر
کو بھیجی غلطی نہ دے۔

باقی میں ایک دن نہ صرف از خود آج بھی مانی کے ہاتھ میں پہنچا جہاں
وہ ایکڑ بیٹھا تھی بڑی تلاش کے بعد وہاں سے نکلا کہ وہ جو تم کا رشتہ ہے اس کے
باس نے بڑے ہرے دو دروازے والے مکان میں ایک ایکڑ بیٹھا ہے۔

میں نے دو دروازے پر دستک کی تو میری جیوت کی انتہا زوری جب میں پہنچ
میں بعد میں دو نکات منزلت صرف ایک نیلے سا بگایا گیا پہنچا ہوا دیکھا تو میری دیر
بعد ایک چار پہنچ سا دکھلا کر پہنچا جس نے پانچا میں پہنچا تھا صرف ایک تھیں میں
پر تھی اور سے تھیں اس کی انگلیوں سے پٹ گیا اور کالے غل ارضیت کی تاروں مار کر
ٹری لی اور پتھر کے سے نہر لگی میں غل سے بچے ہی لیا وہ جگہ دکھار وہ دیر
تھیں تھیں وہ دھچکے تھیں کا تھیں وہ کتوں کا کبک مستحیف اور میں تھیں تھیں
تھیں ۹۹۹ میرے سر جھکا کر دیکھ کر دیکھا

یاد ہوا ایکڑ لوگ میں ایکڑ لوگ جو نہ میں پرست ہنشاہ دور میں میں گر گر
نہ وہی مستحیف ہنشاہ ہنشاہ

میں نے خدا کا شکر ادا کیا کہ میری زندگی میں اور کاش کی رہتے تھیں تھیں
اصل نہیں بلکہ اصل مطابق اصل ہے :



ایک عرصہ تک بے شری میرتھی کٹھی دیکھا کرتا تھا اور ساتھ حوسر
 سے جس اور کچھ شریس سنا داری پاکستان کی کٹھی تھا میں آہستہ تک بے کاری کوئی
 اس سے غور نہیں بناتا کیا میری طرف سے بے حلفیہ کوئی ہے دیکھا میری طرف سے پاکستان
 کی کٹھی سے اس کے ایک ہی میں بنائی ہوئی کوئی غور نہیں کیوں ہے لیکن مالی میں میرت
 میرتہم تو کوئی نہ دیکھے معلوم ہو گیا کہ جس قسم سے کوئی نہ کی ہے ہے وہ نہ دیکھی
 میرتہم میرتہم میں کہاں کی دوست پر دیکھا میرتہم میں دیکھتا ہوں بانی ہستی میں کوئی نہ
 میرتہم میرتہم کے برآمد کوئی غور نہ تھی نہیں

میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم
 میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم
 میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم

میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم
 میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم
 میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم
 میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم
 میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم

میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم
 میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم

میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم
 میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم
 میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم

میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم
 میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم
 میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم

میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم
 میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم
 میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم

میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم
 میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم
 میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم میرتہم

جس ملک ان کے امکان فزنی کستوری سے وقف تھے انھوں نے ایک رات
 غزوہ کو بخراب چلائی اور غزواتے تھے عالم میں وعدہ کیا کہ وہابی مفت ہے
 وہ گلاب تانف صاحب کی بیان ہے کہ میں اس وقت وہاں پہنچے غزوہ کو پہنچا
 کہ سلاطین تم کیا کہے ہو یہ وہاں کی کہانی مفت ہے ہے ہر وہابی تانف تھا
 کہ کافی تھے ایسے ظلم ان کے امکان کو بخراب ڈالنا اور چلا کر غزوہ کے
 چھین کر اپنے قبضے میں کر لی اس وقت پر ملک فتح ہے اس کے میں میں سے چلا گیا
 ہر گز وہاں غزوہ کو نہ لڑا تو اس کے پاس پہنچا غزواتے تھے ہر اہل بیت فکر
 اور کیا اس پیشہ کے لئے عزت انسان ہر گز اس کے یہ میں غزوہ کو سلاطین
 کہیں گیا۔ اور جو سے چند ہزار روپے میں غزوہ کو سلاطین غزوہ بہت خوش ہوا اور
 کیشور کے لیے پہنچا ہزار روپے بھاجا تھا لیکن میں سے کہا

باؤلا ہر اہل غزوہ ہزاروں سے کیا کیشور جا چھوڑ سکیں گی اور یہ پیشہ کر
 وہاں صاحب کی اپنی فرما
 میں نے اس واقعہ کو بھرا اس لئے کہا۔ یہ کہ ان تانف صاحب کو جانتا تھا۔
 نہیں تھا جو سے پہلے تھی بلکہ یہ ملک مقدمہ کے سلسلہ میں گرائی تیار ہوا تھا
 میں سے ان کے پر چھا تھا

تم تانف صاحب کو جانتے ہر شخص نے تمہاری کہانی پنہا ہزار روپے میں
 زور محنت کر لی تھی۔

نہجہ اس وقت صرفی حالت میں تھا ہوا
 کہتا ہے سلاطین میں کئی تانف کام میں ہو کر نہیں جانتا کہ کہانی کا ہزار

ہر اہل ملک کے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے
 ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے

میں وہاں غزوہ کو میں نے تانف صاحب سے کئی بار کہا کہ غزوہ سے
 میں ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے

ہاں وہاں ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے
 کہانی کہنے کی ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے

ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے
 کہوں میں ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے

ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے
 کہوں میں ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے

ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے
 کہوں میں ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے

ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے
 کہوں میں ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے

ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے
 کہوں میں ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے

ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے
 کہوں میں ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے

ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے
 کہوں میں ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے ہر اہل ملک سے

بڑے خود سے دیکھ رہا تھا۔ اسے ہر لمحہ اپنے ہٹاؤ کی پڑیل کو دیکھ کر ہی ہر ۶
 میں نے کہا: یاد رکھیے بہت پسندواری چاہتا ہے اس سے وفات کی جگہ پہنچ
 لگے اس پر بھی کوئی بڑی بات ہے۔ بسنی میں جب تک ہی بس پتے ہم کی پہنچ رہی
 میں نے صبر سے کہا:
 اچھا تو بلا اس سے غلام نہ بچل کر رہی میں ہے۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ چھوٹی بڑا
 گیا لیکن فوراً منسلک کر دے۔

کیوں نہیں کہیں نہیں آتی ہی چلا
 لیکن میں ان کے انورے ہونے چھوٹے کو دیکھ کر کہہ گیا تھا کہ سادہ کپڑا ہے
 تمام کو لاہر سے آئے ہونے غرض کہیں کی ایک جگہ دعوت تھی اتفاق
 سے اس دعوت میں میں ہی موجود تھا میں نے قاف صاحب کو کہہ نہیں بتایا کہ یہاں
 جا رہے ہیں صرف آج بتایا کہ ایک جگہ جانا ہے۔ اور آپ نہیں جانتے تھے۔
 وہ ساتھ ہی رہا۔ جب اس دعوت میں پہنچے جہاں لاہور کے غرض سے ۱۰ اور
 فوجیاں ہی موجود تھیں تو وہ چلنا گئے۔ سب حالت خراب ضرور یہاں دیکھا لیکن میں
 سے ملنے کی کٹائی مضبوطی سے اپنے اتر میں پکڑ لی۔ چلتے نہ دیا۔ افسوس ہے بڑی
 جھٹکیں لگیں لیکن میں نے ایک زمانی اتفاق کی بات جب ہم سب کھانے کے لئے
 کھانے کی ضرورت پیش آئی تو جہاں باہر ہمارے مقابل کی نشست پر پہنچی اس نے قاف
 دیکھیں ہنس کر قاف صاحب کی طرف دیکھا اور پھر دلی
 اسے قاف تو نہیں ہر ۶
 میں ایک لوگ کے لئے مشہور نہ رہا کہ قاف جڑا نہیں ہے تو جہاں

اے جانتی ہے لیکن جب فوجیاں نے شرکت کو لازمی قرار دیا تو اس کے ہر لمحے قاف
 صاحب کی کٹائی پھرنی ہی بڑی اور انہیں مزاحیہ قرار دے کر غصہ کی بیخیز زبان پہلے
 اجازت ہی نہ دی۔ فوجیاں نے اس کے بعد شرکت سے کہا تھا۔
 اسے مشاوری: دیکھو مجھے برا بھلا نہیں کہا۔ یہی قاف۔ اس کو دیکھ کر تو میری سر
 میں ڈالی۔ سب پر کیا بخدا اس جیسا تو میرے لئے والا باورچی ہندوستان و پاکستان
 میں نہیں ہے۔

پھر اس کے بعد فوجیاں ملنے چلا:
 افسوس ————— قاف ہر گھر چلا گیا ابھی ابھی تو چھوٹا تھا
 اس واقعہ کے بعد سے میں ہی فوجیاں کی طرح اکثر سرچا تو رہا ہوں کہ
 اسے قاف کہہ کر چلا گیا روز روز کہے قاف۔



لیکن ہم گراچی والے ہمارے کے معاد میں بالکل برابر تھے ہمارے راجہ ہوتے
 ہیں اس کو جس کا چاہا اس کا چاہا جسکی اور خون کے چھ سات گھنٹہ پہن کرنا ہر شہر با
 تھوڑی دور بعد ہر کی دوسری داکوہ دارا داکوہ میں سے میں پہلے کسی نہیں واقف
 بڑے اخلاق سے میرے پاس آئے اس خدائی بڑی طرفہ کی جس میں میں کام کرتا
 ہوں اور وہ ہر کی باتیں کرتے لگے میں کہ نہیں سکتا لاکھ بیس سو روپے کی ہوتی
 تھیں دوسری تھیں بہت سی تھیں ان سے پہلے ہمارے میں دیکھنا کہ دوسری
 شادی کی بڑی راجہ میں تو مجھے ایسا سلوک ہوا جس کا چاہا جسکی کی دہلی میں رہنے کے
 پاؤں ملک گئے ہیں اور وہ ہر کی طرح فریاد دہری جاری ہے میں نے ان کی
 غلامی اور کرنا ہی کام میں تو کیا میرے آپ نے بھی کسی شادی نہیں کی میں
 اور صفو غلام ہوں لیکن دوسری شادی بہتہ تھا شادی تھوڑی تھوڑی تھیں
 جنہوں میں انہوں نے میرے سے کیا

کوئی تازہ غلام نہیں ملے گا ہے
 میں نے یہ اب دیکھا حضرت چل نہیں گئے کی محنت فرست نہیں اتنی صرف دیکھے
 نے کے شر کو یہ کہتے ہیں
 ایک صاحب نے فرمایا شریک سہی کراچی سے آپ کا جہک لاہور سے جہاں
 میں نے عرض کیا
 مجھے کوئی خبر نہیں تھ خرق سے میرے تازہ املا نہیں یہ کہہ کر میں نے
 انہیں یہ سوں کے شریانی زبان سے سنے سے
 رہتے اور بار کے نہ کہ میں صفو یہ جانتے نہیں کہ انہوں نے کو کا پتہ

ان کے خدا سیکھ پاس تھے میں
 جسکے خدا ان کے پاس جاتے ہیں
 جسکے ایک ڈور گیا جاتی کا ڈالے
 ہاتھ سے جاتی بڑی اندھ کے پڑت
 جی ان کے گیارہ چیلجی میں تھانی
 وہ دیکھو بڑی سے آتی ہر کی لکھی
 انہوں میں کہ بہت محنت ہرے رحمت کے بعد یہ لکھ میں جاسکتے تھیں یہ چھا
 کر ان کے اپنے میں داکوہ کے انہوں میں شریک ہے تو یہ میں کہہ گیا ان کے اس
 غلوں ان ہر کی کا کیا مطلب ہے ہمارے یہ تھا کہ سے ایک سو تار میں ہر کی نہ گیا
 یہ داکوہ ایک ملک کرنا نہ رہے چھ تھوڑی اور نہ پھل کے حوالہ کہیں نہ کیا
 کیا ان نہ چیلجی پر یک برس میں تھوڑا مال کھان میں گوتے رہے کراچی یہ وہاں
 رہنے تھیں چیلجی کے فرست کلاس ڈپٹی میں سیکھوں تصویر یہ لکھ میں جہاں وہاں
 آکر گراں دے

پھر کرنا نہ کیا کہ ہر کی ان کے ہر وہ رہنے کے کہ وہوں نہ چھ بھی لاہور پہنچنے
 کا اتفاق ہوا
 ایک دن میں یہ لکھ روڈ سے گزرتا تھا تو دیکھا کہ ایک تار میں ایک مرد
 اور عورت بیٹھیں لیکن تار کا یہ ایسے اور تار کا آواز میں تار ہے
 ایک مرد ہی جانی — ایک تار جانی — ہے کوئی — ایک مرد ہی جانی
 میں نے خود سے اس مرد اور اس عورت کو دیکھ تو بھان گیا اور میری جابا کہ
 میری شادی کی راجہ اس شادی کو اپنی تازہ نظم سناں میں کہ انہوں نے
 شریک مرخی وال ہر بار



میں چٹائی بی اے خصم کھاتی ہے

ایک غریبی کام کے وقت میں نے پاکستان کی ایک صنف اول کی دکان
کو ایک اسٹور فرم کی قسم کا ایک خط لکھا وہ کام میں اس دکان کے خاندان کے وقت
اس نے ایک قوی یہ قوی کہ جب قوی آتا ہے فلا لیکن ایک جلتے رو جلتے اس طرح ہر
جتنے گندھے کوئی چاہ نہیں دیکھ جیتا ہی برقی اور ملکا سا دکان بھی ہر ایک کو لگا
کوئی نہیں لکھتے لکھتے ہیں یہی ذرا شہرت ہے کہ ان کا رنگ ایک خوب بڑا ہے
اس وقت کو کافی وقت گزر گیا اور میں نے اس دکان کی
اس چیز وہ مدت کو فراموش کر دیا۔

ایک ہر ایک پر کو لکھی میں ایک ہی قسم کی افست ہی تقریباً تھی۔ میں
اس دن جو تھا کا کچھ ایک میری نظر صنف اول کی اس دکان پر پڑی تھی میں نے
خط لکھا تھا ایک دکان وہ مدت نے چند تیس سال بات پر مجھ سے کہا:
آج میں جہاں اتفاقاً رہ چکی ہوں سے کرانہ

اس میں چٹائی اس دکان کو ایک طرف نامی ہے جس کو میں نے خط لکھا تھا میں
نے جواب دیا۔ اسی وقت مجھ کو اس میں چٹائی پر غور دستہ تو بڑی دکان چلی ہے۔

سینٹرا دکان وہ مدت سے پر چھا

تم تو اس کے بڑے نا افسوسم ہوتے ہر حال انکو مادی آزمائشی میں یہی
دکان وہ مدت سے بڑا افسوسم نہیں کہ اور افسوسم ہے حیرت کی بات ہے تم پہر نہ
مجھ سے نہ ہر بات کیا سوئی تھی جہاں میں نے وہ بات بتادی وہاں وہ میں نے مسکری
اور میں نے خط لکھا تھا کہ اس کا لفظ لیکن مسکری کا لفظ انشاءً وہ ہے کہ اس سے
وہ مدت سے نہیں۔

یہ دکان وہ مدت سے نہ کو ایک ہی ماس سے ہوتے ہوئے وہاں وہ بات ہے یہاں
تیس سال چلی ہوئی ہے بات معلوم ہے کہ مسکری پاکستان کی صنف اول کی دکان
وہ مدت سے نہ کہ نہ جہاں نہیں آتے میں نے اس وقت سے لکھا کہ کام ایک اسکو دکان
میں نے خط لکھا تھا وہ مدت سے نہ کہ نہیں چلی گیا ہر ایک دکان وہ مدت سے نہ کہ نہیں
میں نے اس دکان وہ مدت سے کہا۔

تیس سال کی بات ہے تم اسے جانتے کہ یہ دکان وہ مدت سے نہ کہ نہیں
ان کو لکھی ہے اس دکان کی ایک طرف میں نے ان کو لکھی کے کچھ پر سنیں میں اس نے
میں نے خط لکھا تھا وہ مدت سے نہ کہ نہیں چلی گیا ہر ایک دکان وہ مدت سے نہ کہ نہیں

میں نے خط لکھا تھا وہ مدت سے نہ کہ نہیں چلی گیا ہر ایک دکان وہ مدت سے نہ کہ نہیں
ان کو لکھی ہے اس دکان کی ایک طرف میں نے ان کو لکھی کے کچھ پر سنیں میں اس نے
میں نے خط لکھا تھا وہ مدت سے نہ کہ نہیں چلی گیا ہر ایک دکان وہ مدت سے نہ کہ نہیں

ان کو لکھی ہے اس دکان کی ایک طرف میں نے ان کو لکھی کے کچھ پر سنیں میں اس نے
میں نے خط لکھا تھا وہ مدت سے نہ کہ نہیں چلی گیا ہر ایک دکان وہ مدت سے نہ کہ نہیں

بی نمونہ، میڈم چنیا پیرین اور مین
بستر بیماری سو ایک مضمون

[illegible]

دستاروں کے ایک دن کا ذکر ہے۔ اس ہر ایک شخص کی شہریت اور قومیت
کو ہند کے جدید سدا، ان دنوں ہندو اور مسلمان کے خلاف شام کو شام
دن میں تو غصہ کی آگ، ہندو اور مسلمان کے خلاف تو آگ کی آگ، اور
یہ نہیں کہ ہندو اور مسلمان کے خلاف تو آگ کی آگ، اور
ہندو اور مسلمان کے خلاف تو آگ کی آگ، اور
ہندو اور مسلمان کے خلاف تو آگ کی آگ، اور
ہندو اور مسلمان کے خلاف تو آگ کی آگ، اور
ہندو اور مسلمان کے خلاف تو آگ کی آگ، اور
ہندو اور مسلمان کے خلاف تو آگ کی آگ، اور

[illegible]

موجودہ قومی اور سرکاری گھر کے درمیان ہمارے کہ صوبہ اور ملک کے بارے میں
 ایک جگہ سے اشتیاق کے ساتھ رہنے پر مستعدان میں ہمارے ایک اور نئے کار
 محنت چارہ اس بات کا وقت اور جہاں میں پہلی پہلی سے جو چاہا اور کر کے ہے
 یہ ہے کہ اس طرح اس جگہ پر کہ قریب بہت ہمارے نام کی کسی جگہ میں موجود ہو کہ
 یہ کہ جو جسے طبعی طور پر بھی نہیں تھا اس نے اسے اس وقت سے پہلے کہ خیال نہیں ہوا
 چل چل رہے تھے

میرزا کا نام بھی چنانچہ ہی نشان

تفصیلاً براہِ قریب ذکر

مختصر المجلد
پہلی توہم

کے مشورے سے اپنے تئیں کو قضا ہو جب اس سزا پر پورا نچا جوں سے کوئی صاحب کا
فرستیں شروع ہو تکتے تو یوں محسوس ہوا کہ وہ دو سبکیں پر سیر کے پرست تو بن گئے
ہوں لیکن سادہ فطرت ہو گیا ہوا تو شمال کی جو آہ پھر کر گلاب کی شمع ہے ہوں۔
آواز نکالنے

میں نے گھر ۳ جوڑی ایک کسٹریں لیا۔ لکھے کچھ پرستہ نہیں اور کیری انھیں
بندھیں اور جوتے اور جوتے کے لئے بڑی طرح کا پتہ تھا۔

میری انکھیں کھلی تھیں ہر کھلی اور کھلاؤں پر اس کے قریب کھانے
پر تھکا دھڑکیں گئے۔ اس میں سے کچھ کڑی سے پڑھا۔

اسی وہ چھوڑ کر تھیں وہاں ہے۔

ڈاکٹر نے سکھاتے ہوئے بڑی شفقت سے میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھا:

گھر لے نہیں دیا جلتے گی:

میں نے ڈاکٹر کی شفقت کی:

خدا کے لئے اسے اسے جوتے کے لئے تھا:

ڈاکٹر نے کہا:

گھر آپ کا ہے تب ہی اسے اپنے ساتھ لے آئی۔ وہ آپ کی بہن ہے:

میں نے جواب دیا:

جی ہاں ہے۔ ان دنوں میری بہن ڈاکٹر نے مجھے اور سارے گھر کو:

خواب کھڑی ہو۔ وہ آپ کی بہن ہے اور وہی اصل ہے۔ یہ سب قسم

کی بہن ہیں اور انھیں جلتے گی جلتے جلتے گی اس کے لئے میں نے ایک ترکیب

سہی ہے۔

میں نے بستر سے ایک پر ہاتھ ہٹے ڈاکٹر کے "اٹھ ۲۰ بکھڑے اور

گروہ کر رہا:

ڈاکٹر: خدا کے لئے مجھ سے رکھا: اور مجھے بتا: ڈاکٹر: کیا ترکیب ہے؟

ڈاکٹر نے سکھاتے ہوئے کہا:

میں جوتے ایک شاہی ہیں۔ جو ہر کسے اپنے ہاتھ سے کھاتے کے لئے
وہی ہی گھسیٹے آتا ہے اس طرح کہ اس کے ہاتھ میں کھینچنے پر ہاتھ

ڈاکٹر نے کہا:

ڈاکٹر: میں نے کھاتے کی مشین ہوں۔ تو میری شاہی کی بات کہتے ہیں اس

میں نے اپنے لئے ڈاکٹر کو گھر کے کھانے کے لئے میں نے جوتے کی شاہی کی کھاتے ہوں اس

ڈاکٹر نے میرے لئے کہاں سے لیا:

ڈاکٹر نے کہا:

میرا جوتہ سر پہنے تو ہر کی بات ہے اس کے لئے میں نے کھینچنے کی سہا کھانا

ڈاکٹر: تمہارے کھاتے کی مشین۔ اس میں سے کھاتے کی مشین میں کھینچنے کی

بہت کھانا کھینچنے کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

میں نے کہا: اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

میں نے کہا: اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

میں نے کہا: اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

میں نے کہا: اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

میں نے کہا: اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

میں نے کہا: اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

میں نے کہا: اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

میں نے کہا: اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

میں نے کہا: اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

میں نے کہا: اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

میں نے کہا: اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

اس نے ڈرنے میں نشت سے جو آپ پر لگے، دلی ہے اور نیچے بیرونی
 ہے وہ کتنی ہی دلیات !

اے! آدو باقتہ بہ کہ گریں! میرا عزیز تر ہی دوست سیدہ بی رضا
 اور حب پاکستان میں علم سے مشغول کاربن کو غریب نام اور دام گذار ہے، یہ
 کے شہر غریب کی مسکوں پر ہر وہ پاکستانی طوطے چاکر کے لئے ہیں بلکہ لڑتے
 سارے نیکل مقدس مٹی پر ہی تھی۔

ایک سو کا ذکر ہے، روزوں کو بڑے ہر کہ گئی تو ہم روزوں سے کھلنے کی
 لئے اور ارفہ سٹور پر پڑی گئے یہ پڑی، نیا کا سیکرڈا بریٹ، یہ کھڑکی
 کے سببی باسٹار ایلے وہ پڑی، کھٹے کو مشاہدہ ان ملک سب ہی ہر تہہ
 شیر کر کے ہی۔

مردوں کو طوطہ مشاہدہ ہر شنگ بار ہر کوئی تو بچہ تو نہیں تو سبھی !
 ہر عام، اعلیٰ سے لے کر کھلنے کے لئے۔

پہلے کے سلطان ایک بڑی غریب عورت اور بی بی کی پہلی اصل نام میں ہے
 سرور غریب، جیکے سے ہارنہ بی بی کی سہیلی بی بی پر ان بی بی، اس کا شمس
 دیکھنے پر ہے اور سیدہ بی بی کے اپنے کے لئے لائے اور میں نے
 میں یہاں ہے کہ وہ لڑکی بڑا نام ہے، سیدہ بی بی کے چاکر کی زبان میں
 یکبارہ۔

"یار! یہ بڑی سونی گڑی ہے"
 یہ کتنی ہی دلیات کی لڑکی چوڑی چوڑی اور پٹ کر کھڑکی کھڑکی

قلندر سے منور دی تو غریب کئی اس میں کہ میں تیار، مشکوہ اور کئی حق
 امر کی لڑکی کی زبان میں کھڑکی میں کہ گئے، سیدہ بی بی کا کمرہ کے لئے
 دیکھتے تھے کہ کئی آئے جب وقت ختم ہونے کو سیدہ بی بی کے پاس پہنچ گئی تھی
 تو پہنچ گئی زبان میں کہ جاتی ہیں: تو میں تو بڑی سٹار سے وہ لڑکی انداز میں
 مکتوں ہوتے انھیں ہر کہ میں اور ایک باقیوں پر کہ ایک ہی غریب مٹاں ہر ہی اور
 کئی غریب کا گڑا۔

نئی یہاں مشہور ہر وہاں
 ہم روزوں سے سببوں انھیں جھپک جھپک کر ہی کی زبان میں، یہ گیت تھے
 جب جب گیت ختم ہوا تب اس مڑی سے ایک اور بی بی لگے گم، بھری اور یہ مشہور ہوا
 وہاں میں نے ظہور نہیں کیا، کچھ کہ وہ بی بی نہیں ہے۔

پڑاس کے ہر وہ لڑکی ہر پڑا سینی اور چاسا با واقعہ مشاہدہ کو کہیں
 طرف سے ہر گئی ہر تہہ میں، وہ بی بی ہر مشاہدہ کے لئے کی شدت سے ہر وہاں
 ہر وہاں میں نے مشاہدہ وہ یہ تھا کہ ایک بار وہ لڑکی سے ہر وہاں ہر وہاں
 (جیسے وہ ہی تھی کہ وہ سہیلی میں اس کا ہوائی چہان غریب ہو کر گر پڑا اور گڑی کی کہیں !
 پاکستانی چوڑی کے مشہور گڑی تھی، وہی لعل لالچہ سے غریب اس چہان کے سہیلی
 سار میں کوڑا کر گئے لیکن خدا کی قسمت سے خدا کی تھو پہلا ایسی زخموں کی کہ سارے لب
 اسٹیک، از جہان کے جہم پر لڑی ہی خوش ملک نہیں تھی

وہ بی بی کے سارے با مشاہدہ اس پر قسمت یہاں یہاں کے گڑی جہم ہو کر تھے
 وہ با مشاہدہ میں یہ بی بی کا مشہور ہر وہاں خیر وہاں حرف ہر وہاں میں تھا اس نے

موتی نے کہا۔ میں بھی یہی سمجھا رہا تھا۔ میں نے مشورہ دیا جلد چل سیدھا رو جائیں
سستہ ہوئی۔ غصے میرے ہاتھ رہا تو اگر کہا۔

تھپے سیکھ لیں کہ کبھی

پھر ہم دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ گھر گئے اور گئے جب کچھ کھانے کا نام نہ پانے
آپ کو اگر لاشی کے چمک میں کچھ کھانا ہوا یا۔ کچھ کھانے کے بعد ہم نے سر پہ کاپ لاپر
کی سیر یہی ساتھ ساتھ کرتے تھیں اور کئی دو گھر گئے اور کئی دو گھر گئے۔ میں اس
کے فضل سے خبر۔ معروف کچھ کچھ ہاتھ میں چڑائی گئی تھی

اتوار پہلے اس امر کی کہ ان کی زبان سے لاپر کے لاپر میں جو نہ تھا اسے وہاں
کی بات

اتفاق سے میں اور سستہ ہوئی تھا۔ وہی بڑے سخت قسم کے عطر کی رائح
ہوئے ہیں اس سے ہم نے سر پہ کاپ لاپر۔ اور کاپ کے بچسٹہ ہیں۔ غرض ان خبر کو
ہاتھ میں لے کر پھرتے تھے ہم۔ وہی ایک قسم اسٹور میں داخل ہوئے تو وہاں
اسٹور کے مالک نے جیسے ہی سستہ ہوئی غصے کے من اور چاہت کو دیکھا اس
سے گلے بہت گیا اور بولا۔

کہن ہو خود دیکھاں کے لئے ہوا تھے خوب صورت اور وہی ہر ہر ہنگ
کہاں ہنگ دے تھے۔ چلو میں تو اس میں جان تو ہے اتنا کام متوش۔ اور کیا ہے
میں اس کے بعد وہ میرے دست سستہ ہوئی۔ ہذا کو غرض کہ ہنگ کے سے
ہنگ کے کٹس کٹس اپنے میں چلنے لگے۔ وہ دن اور دن کا بن ہر دست سستہ
موتی نے کہا۔ اس میں ہر دکھائی۔ چاہے وہ کس اب متا ہے بے نہیں بچائی۔ اور کو

میں سدا کے بعد میں کی داود شستہ تپ ہو گئی ہے

میں نے سستہ ہوئی تھا کہ صاف کر دے تو میرا دست ہے سب کچھ
تھیں داؤ کیا ہوا۔ مجھے نہیں بھی تھا تو بچہ نہ پیش ڈاکر۔ ہاں بچہ لیکن میں نے جو تو کوئی
کوئی نہ کی نہ باری میں۔ ہوا کا کبھی نہ کبھی تو سستہ ہوئی غصے داود شستہ نہیں نے کی۔
اسد کسری لکھ دے میں میں شستہ ہوئی اور کچھ

و خود سستہ ہوئی غصے میں کبھی ہی ہر خود اگر بچہ نہ ہستہ غصے میں ہاں
خوشی بڑی غصے میں میں کر رہے ہیں۔ سفر کے لئے ان میں کا غصے ہر آگے کی سب
کوتہ کر فاکر ہم تجھ تھیں کے نہیں کہا ہوا۔



کلاس کا بھی کام چلنا ہے۔ پھر ہمارا کچھ حصہ کئے تو جیلوں یا سینے اور سر پر نسلی
صفت سے فیذاوث ہو گئیں، لیکن میں ان سے تو جیلوں سے شرکت کو یا سینے سے
جس قدر شہ کو اور سر میں نے ذاب دارہ انسانی ہے وہیں پھر سے جیلوں کے
پرائس پر جانس لئے مانگ گئے تھے۔ انہم دیکھئے اور پھر کہی اس کے کر ظم، اچھے بابت
کو چلو اب اپنا چانس ہے۔ ابن المشائے پوچھا۔

اچھا بتاؤ اب کن کی میری ساری سیر خوں پر بازی لے چکے گی؟

سرت تیز اور صرف سرت تیز ابن المشائے پوچھا کیا وہ بہترین اداکاری کرتی ہے

میں نے جواب دیا، اداکاری ————— بس کوئی نام چھو ————— اس کے

ترقی کوئی کی وجہ انت سب زنی ہیں۔

تو ایک وہ آل دلت ہے۔ رانی سے کہ بہترین ملک ہر پادشہ بخیرتی انعام
دیتا ہے، اور وہ وہ بڑی شہر ہے ہر زمین کو کوئی تانی ہے، ہر زمین بڑی شہر ہے مگر
نکاحی میں جلا ہوتا ہے۔

فہرین نظم بابت۔

فہر جلا وہ میرے عزیز دوست خواہ تیر کی دختر یک اختر ہے۔

فہر دینا، فہر دینا، فہر دینا، ابن المشائے پوچھا کوئی تیر تیر نام کی لڑکی تو ہے

میں نے ایک پڑا اور اس سے پوچھا، تیر کو کب لے کر؟

دارم تو بڑے تیر میں تھے۔

جس میں کی دارم تیر سے منے پہلے ایک شہنشاہ اور پھر اس کے بعد

گیا کہ شہنشاہ کی گیس

فیذا کچھ ذکر — کیا کرتے ہیں انھیں! ایک تیر میرے پیچھے میں مارا کھینے لے
ابن المشائے دیکھ کر اس، انھیں کی طرح لکھ کر تو تیر سے پیچھے تیر لکھنے لگا تو اب
کہیں واکس میں جاتے، یہ شک ہے کہ ہمارے سرت تیز کے بعد اب نیوی کا تیر ہے، میں
انشائے پوچھا۔

اس کے بعد۔

میں نے جواب دیا، اس کے بعد اس کے ساتھ ایک لڑکی خیمہ گزارا کافہر لہا جاسکتا
ہے ابن المشائے پوچھا۔

اس کے ترقی کر کے کے وجہ بات بتاؤ، میں نے جواب دیا۔

وجہ بات تو نہیں الجھتہ وجہ ہے کہ وہ ایک کھڑکی ہی سے ہے اس کے علاوہ اس

بے غلی صفت کی گلی میں بڑی ٹھکر کھائی ہے ابن المشائے استفاد کیا

اس کے دہ میں کوئی رکاوٹ!

میں نے جواب دیا، سب بڑی رکاوٹ تو آپ اس کے نام میں خیمہ کے ساتھ

جرا دنگ ہوا ہے وہ وقت ہے وقت اس کی ترقی کی دور کو کا شمار چتا ہے۔

ابن المشائے پوچھا کہ وہ پوچھا تھا، لیکن میں نے فوراً ایک کرائس کے منہ پر ہاتھ

رکھ دیا تاکہ وہ سوال پوچھے تو میں جواب دے سکوں۔



واہیات باتیں

ایک دکائی اور نزلہ سینج مضمون

عزت واد سے ایک سوال مجھے بڑا پریشان کر رہا تھا۔ وہ سوال یہ تھا کہ
 انجیل پاکستان میں انجیل و مذہب نہیں کہیں جی رہی ہیں؟
 اس سوال کے جواب کے لئے میں نے ایک جواب عمل کیا۔ اللہ اس کی رات
 شیک باء کے میں دریا سے لڑی پریم بخا رہے کہنے انکو رنگ و سحر رنگ لڑی
 کہیں کھلیں جی رہا جو اس سوال کا جواب سچا رہا کہیں مجھے غیب کے وہ لڑائی اور اس
 غیب کی لڑائی کے جس سوال کا جواب دیا
 ۱۔ وہ کوڑہ مقرر اس سوال کا جواب ہے کہ انجیل پہلے مسلم لڑا اور انکو
 غلبہ کی ہزار طر کا لای سے کہ انکو شیف کی لڑائی ایک دوسرے سے دامن لڑائی اور
 ایک دوسرے سے شادیوں کرنے ایک دوسرے سے طلاق لینے ایک دوسرے کی تہذیب
 لڑی کرتے اور جان و تاجان نہ کہے پیا کرتے ہیں یہی معروف ہیں اب ان سے آفرینمانی
 کی توقع ہرگز نہ کہ

۲۔ جواب دہانے کے بعد میں پانی سے غسل کیا کپڑے پہنے گمراہ و چھپتے ہوئے کپڑے
 جواب پر غور کرنے لگا کہ یہ کپڑے کپڑے ہیں اور اسے ہوتا ہے شیک جواب دہانے
 بحث نہیں ہے کہ یہاں مسلم لڑا اور انکو شیف کے بعد کرتے ڈیڑھ لڑائی کی تہذیب کے لڑتے
 شیک لڑتے کہ ان کا ایک دوسرے کو اپنی تھکان لڑا لڑائی تھادیوں میں کام کے بعد
 نہایت غصہ لڑی اور محنت کے لئے بے حد مفید رہا ہے۔

۳۔ وہی رات جب کہ ان کی دوسری سفر و چلانی ہی ایک معرفت
 ہے جیسے کوئی تہذیب و ثق کا مریض سرور کے تہذیب کے لئے دین کی پیش کردہ ہے کہ پھر
 کوئی کھانا چھٹا کہہ جائے تھکا شکار اور اب اس میں آواز کے اجال کی تفصیل
 پر غور کریں پاکستان کی کھلی تہذیب محنت اور کے جگہ کے کا قزاق اس وقت ہر ایک
 پاکستان کرکٹ ٹیم کے کھلاڑی تھکا شکار اور اب اس میں آواز کے اجال کی تفصیل
 کیا مسیحہ غور کشتی میں غوری کو دام زہین کا کرکٹ کھیل تھکا شکار تھکا شکار
 ایک جان جو جن محنت کھلاڑی تھکا شکار اور اب اس میں آواز کے اجال کی تفصیل
 کی کرکٹ شروع ہوئی اور دام زہین کا کرکٹ کھیل تھکا شکار اور اب اس میں آواز کے اجال کی تفصیل
 اور لڑائی کھلاڑی تھکا شکار اور اب اس میں آواز کے اجال کی تفصیل
 وہ لڑائی کی لڑائی اور اب اس میں آواز کے اجال کی تفصیل

چنانچہ اب پاکستان کے جو ان سال خود سازم غمناک کی کاہلے ہیں
 اور حرکت میں غوری تھکا شکار اور اب اس میں آواز کے اجال کی تفصیل
 اسلئے غور کریں خود سازم غمناک اور اب اس میں آواز کے اجال کی تفصیل
 میں سخت غمناک میں اب اس میں آواز کے اجال کی تفصیل

تقریر کر دے فریقہ کرتے۔ سنا ہے کہ سب سے پہلے ایک ایسا دم بد حرکت حسین
 بھری گئے۔ دم کی طرح دلی فرشتہ ہے۔ یہی شاہ کے کھنڈی تھی یہ بد سدا سمن
 کے شہر پر تیرہ فرشتہ بھاری کو بڑا فتنہ کیا اور انھوں نے خاص قبولی زمانہ میں۔ اس میں کو کیا
 لیا۔ اس میں بہن تلی نہ میری دولی۔ اندر سے کیا؟
 اور ام تو جہاں کی، کچھ دیکھی سر پہ چڑھی کرکٹ لکھیں کہ شرفی پر اپا کس
 کے شہر کر کے افضل گور سے کرکٹ سیکھنے کے بعد اس نے حشر کی کار سے پچھلے شوق
 کرتے۔ اس میں وہ دن بھانے خود اپنے آپ کرکٹ شش طرح کی ہے۔ اور ان روز کے
 پاکستان کی صلی کرکٹ شش ٹی کی ضرورتی ملک کے دورے شروع کرتے چنانچہ ان دنوں
 کچھ لکھنے وہ دن کرکٹ کے کھیل کو عام کرتے۔ اس سے اسے مختلف کر کے اس میں ہی کے
 ساتھ، فتنہ، اس کو ہر س دیکھ کر اس کو کہا، اس کی کھنڈی کے لئے مندرجہ ذیل
 کہ ہے ہے ہی۔

ان دنوں کی شادی اچھل مادی دنیا میں مرفور بحث ہو رہی ہے۔ اس میں
 مشرقی وہ مشرقی پسند چار ہے جس نے وقت کے خلافات کی جیسے پڑی۔ وہ یہ ہے
 کہ اس میں ہاش کر دے۔

یہی ————— وہ پہلا ہوا ہے جس نے اپنی مرن پہلے بنایا
 اور خدایا جہم

نئی روایت قابل تفسیر ہے۔ اپنی خدایا سے پہلے بنی مرن ایک نیا اور عجیب
 تصور ہے اس سے میں دنوں کو ہمارا کا کا کھنڈی کہتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ ان کی اناریج
 یہاں خدایا اور بڑی اور پائنت رہی۔ کیونکہ خدایا سے پہلے اس کے اصل کے کچھ ہادی

ان میں آپس میں ایک غفلت نہیں پیدا رہی تو غور ہے کہ وہ دنوں کی شادی خدایا
 کہیاد ہے گی۔

کاشیہ اور دست اسلم پر دیکھو یہاں کی کرنا۔ اگر وہ دیکھ کر تو خدایا کی غفلتوں
 کو دیکھنے کے لئے رواد سے اپنی بیویوں کی سالگرہ نہ مانی پڑتی۔

ابھی بھی دیکھی سب سے بڑی اور اگر دم غیر ہے کہ ملک سے باہر ناگ سے
 تو جہاں پر چڑا ہو کر نے کی کرکٹ شش کی۔ کون بچے کون بچتا ہے؟ میں نہیں جانتا
 میں ناگ کی شریف دی کہتا ہوں اور وہ جہاں کی کچھ وقت کہتا ہوں۔ میں تو صرف
 دیکھتا ہوں کہ وہ روزانہ میں ایک عام بہت مجھ ہے۔ وہ مجھ ہے۔
 اگر خدایا تو بڑا کیا اور کہ کچھ شاد فاس سے ہی بڑا کیا۔

یہ نہیں ہے کہ وہ میں تو جہاں کو سنا ہے بتا ہوں یا ناگ کی میں تو
 مشرقی جانتا ہوں کہ اس میں جب تک گھر میں رہے تو میں یا غیر میں جتنے اس
 وقت تک اس کی طبیعت حالت نارمل ہوتی ہے لیکن جیسوی وہ مشرقی وہ نہ ہو کہ فاس
 کی جتنی حالت اعتبار میں ہوتی ہے سفر میں مشرقی اور غیر مشرقی میں پر آئی اپنے آپ کو
 اکیلا کہتا ہے۔ موت ہر تو اسے اس کا شہر شاد آئے ہے۔ ہر تو اسے پری یا د آجانی
 جیسوی وہ جب کہ کو مسافر روگ عام طور پر پیش ہوتے ہیں۔ آپ کسی شہر کے مسافر خانہ میں
 بدلے آپ کا اس مسافر خانہ کے ملازموں سے پتہ چلے گا کہ مسافر روگ ختم ہوتے ہی ان
 سے بڑی داریات تم کی باتیں پوچھا کرتے ہیں۔

تو جہاں اور ناگ کے مسئلے میں قصہ وہ دنوں کا نہیں۔ قصہ صرف مسافرت کا ہو
 اس وقت تو جہاں پر مرن نہیں اور ناگ کی یہاں جیسوی دنوں کے وہ دنوں مسافر

وہ دو نول مسافر اور اس وقت نزلے دکام کا مریض جس طرح اس وقت
یعنی یہ آخر تک وقت نزلے دکام سے مری حالت خوب برہم ہے اسی طرح مسفر میں
مسافر وہ اور مسافر صحت کی جیسی حالت میں ہے۔

لہذا وہ جہاں مری اس نامقول بات کو اپنے پڑ میں اور انہیں اور اچھے
دست سے کو اپنی گریہ میں داخلہ لیں اور دنیا کے سامنے پاکستان کے سر کو اور دنیا کے چھکے
کو بھلے اپنے اپنے سر چھکا کر اپنے اپنے گریہوں میں نہ ڈالیں اور باقی طریقہ اور

اب میں نہ دہانی ناک صاف گراؤں آپ کوئی اور کام کیجئے۔



فلمی گیت اور ہم تم — اور وہ

نہلے نہلے کی بات ہوتی ہے جب ہم پہنچتے تھے تو صبح سریر سے آواز کی آواز
اور اس کے بعد ملاقات کام پاک کی آوازیں ملنے کا آواز میں پڑتی تھیں اب صبح اظہر تو
آواز نہ تھا کہ اس کے بھلے فلمی گیت سنائی دیتے ہیں۔ پھر لگتا ہے کہ اس میں شمع کی طرف
سے سونے کی سیل پر مری اس طرح گویا کہتے تھے۔
"اٹھ سوئے والو کہ میں آ رہی ہوں۔"

اب اس کی جگہ کوئی اور صبح بیکش ملاقت محمد سلیم رضا اور شادی قلم کا
فلمی گیت آپ کو بھلا رہا ہے۔

بے خبر جاگ تڑا۔ بے خبر جاگ تڑا۔

بے خبر یعنی آپ جاگ رہے تو دریا سیلون کے کسی بیڑی تو دے آپ
کے مشورہ۔

اسو اس کے پھاٹکوں میں۔

اگر کسی سیلون اور کاک۔ سیلون اور کاک۔ آپ کے سیلون اور کاک اور کاک اور کاک

ایا اور شہر بنائی اور آپ سے سفیر فرجی۔ یاد کیا اور پھر فرجی ہوا۔

نہرہ نہاد صحت کا نواز

آپ کو غصہ نہ ہو کہ میں لکھ گئے۔ بلکہ ہر کچھ کرتے سے بال غصہ کے
تو درمہ مشہد کا کھنڈی ہو گئے تھے۔

تیل پر ہے مشک کی گنج ہے جھنکی

آپ سے تیل کی بہ نقل لکھی۔ ہوں میں توں لکھا۔ نا مشہد کیا خوش ہے کہ
تیار ہے زبیر و خاتم گر گاہے لکھی۔

آئے سرور کیلئے جہان ہے جیا نہیں رہے۔

آپ کیلئے کے آجہا نا۔

جیسے آپ سے زبیر و خاتم کی بات مان لی۔ اور لکھی کے کہ ازت مگر پر پڑے تو ب
آپ کی زبیر و خاتم کو گھٹ کاٹے ہوئی ہیں۔ اور زبیر و خاتم کے پڑے تھے میں گرفتار ہیں
اور آپ سے اس لئے اس طرح کا ذکر کیا کہ

گو گھٹ لکھوں اگر گھٹ لکھاؤں

نستعلیق کی کاہن میں انوں لکھاؤں

فرض کیے کہ زبیر و خاتم نے آپ کی بنا لایا آپ کی کو صاف لکھا۔ یا تو اس کے بعد آپ کو
زبیر و خاتم کو لکھا نہیں ہے۔ ہر گز کہہ نہیں سکتا۔

لکھا کہ تیار لکھیں صلیب چھین جائے۔

اور اور زبیر و خاتم کی راتوں کی تین دفعہ ہے اور اچانک رات ہو اور شہد
کہہ رہی ہیں۔ رات چاند قریب کی ہیں۔ اس کے بعد وہ آپ کی تلاش میں مسیحی مل گیت لکھنا

شہر کی گئی اور عیسوی جوں ہے ایسے میں تو کہاں ہے۔
اور انہی جہان میں میرے چاہئے ہے آج۔

اگر ات اور میری بر تو۔۔۔ لکھا لکھ گئی۔

کہ کہہ نام میری تیری خاتم تو کہاں چھا گیا؟

آپ کہاں چھا گیا؟

ابہ خاتم کیلئے کہ آپ کو ان پر خوش آیا اور آپ ان کے پاس چلے گئے ایک لاداری
قلم کی بات چیت خاتم کی کہی تو وہ آپ کو نواز دلا لکھی گئی۔

رات ہے اوروں میری مشک کی ہوئی چاندنی

ایسے میں آ۔ یا نا۔ پیار کی باتیں کریں

پیار کی بات میں اور ہی رات گئے گئی۔ آپ چاہتے ہیں کہ زبیر و خاتم کو رات بھر کے
روک لکھیں اس لئے آپ سے مستحکم کہہ رہے ہیں کہ رات بھر نہ لکھ گئی جراتی بیت جائے

گی۔ رات بھر نہ لکھ گئی لیکن اوروں جان سے نہ لکھ دیا۔ زبیر و خاتم کو اس پر کہہ

ہر گز نہ لکھی رات اب مگر ملنے دے

اب اگر آپ سے زبیر و خاتم کو چاہئے ہے یا تو پہلوں کے بعد آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو
کے صحت و آسودہ کو نہ لکھا شروع کریں گے۔ مستحکم تو آسودہ ہو۔

○

نئی گیتوں کے سہارے گندے دئے ایک ن اور ایک دست کو نہ ت پیش کرنے
کے بعد اب میں آپ پر غلام کر چکا ہوں کہ چل جائی۔ اور نہ ہوندا گی پر غلامی گیتوں کا
کنا لکھ ہے تیرے ہر جوں ہر جوں جاہر۔ اور ہر دست بھی غلامی گیتوں کے سہارے نہ لکھی

کے دن پہلے کر رہے ہی آپ کی گھر میں پہنچے اپنے آپ کو دستاویز سات سال کی
پہلے آپ کو طرف کر کے لگا۔ بھئی زہیہ زہریلی راجت ہے اسے سلف علی گیت
ہی اس کے بعد وہ بھی کہیں گے زہریلی راجت تو سناؤ بھئی۔
اب بھئی اپنی اولاد ان میں فرا کلا شروع کر رہے گی۔

لے دل سلف چلے تو سب پر لگا ہے ۶

بھئی کے پہلے تھے برتو نور آنکھیں بھلی بنائے گا اور وہ اس خاندان کے راجے
نہاں کارگاہ تھے راجت کے کلا فرما کر گئے گا۔ بارہ کے صاف کر کے لٹے ہیں وہی
آپ لکھنا۔ دن کو پہلے سے پتہ اس پر جس کے اور ان کی زہانت (بھئی علی گیت) یا
رکھنے والے سلف ان کی دوریت ہرے سے کی پہلے نظر لیں گے کہ اور وہ شاہراہ کو
دل پہلے ہی آپ متھکر ہوں گے کچھ سات سال کی عمر میں ہی بھئی کا دل کسی پر لگا ہو
اور بھئی کے باہر۔ وہ نہیں دانی کا اس کا دل اس پر لگا ہے۔ چار سو سات سال
کی عمر کے بعد چار سو اسی سے چار سو سات سال کے خزانہ سے سلفی مانگ
پہلے ہی کہ سات سال کی عمر میں ہی لٹے ہیں۔

پہلے ہی کہ سات سال کی عمر میں ہی لٹے ہیں۔
بھائی کا کوہ ہر نہیں کی تو اس سے سلف کی گھر کی گھر سے باہر چھ کلا تو سلف
کے کی روکوں کی اور وہ سلف کے ہر ان کو کلا چھ کلا تو سلف
حیرت سے مت پر چھ کر کہ پہلے ہیں

بھائی کا کوہ ہر ان کی روکوں کی گھر میں

اس کے جواب میں بھائی نے پہلے گھر کے گھر لٹے پر لگا کر دیکھا

آپ کا کوہ ہر ان کی روکوں کی گھر میں

اس کے بعد اور وہ لکھنا راجت گھر میں اس کے بعد وہ لکھنا راجت گھر میں
گھر کے پہلے گھر کے گھر میں ہے سو گھر کے گھر میں
سلفی ہے کوہ ہر ان کی روکوں کی گھر میں

پہلے ہی کہ سات سال کی عمر میں ہی لٹے ہیں۔
بھائی کا کوہ ہر ان کی روکوں کی گھر میں
بھائی کا کوہ ہر ان کی روکوں کی گھر میں

بھائی کا کوہ ہر ان کی روکوں کی گھر میں
بھائی کا کوہ ہر ان کی روکوں کی گھر میں
بھائی کا کوہ ہر ان کی روکوں کی گھر میں

بھائی کا کوہ ہر ان کی روکوں کی گھر میں
بھائی کا کوہ ہر ان کی روکوں کی گھر میں
بھائی کا کوہ ہر ان کی روکوں کی گھر میں

مینا کماری شیکھر اور کرنل ناصر

(اسلم چاندنی چوک پر ایک لگ ٹاؤنٹ والا تبصرہ)

کل رات ایک ہندوستانی فلم چاندنی چوک لیکنے کے بعد بھیجی ہوئی تھی۔
انگریزوں کی بات پرے سے منسلکات میں پڑے خفیہ طور پر لکھے ہوئے سب سے پہلے
تو یہ معلوم کیے بغیر ہی چاندنی چوک حرف دہانی میں نہیں بیکہ سو کے رہا کرتا
تاکہ یہ بھی ہے کہ وہ دوسری سب سے زیادہ مسرت و تیز قسم کی چیز تھی کہ مصر کی زبان اور
ہے جس کی حرف تیس خیال سے کہہ سکتی تھی کہ چھوٹے برس سے ہا ہا ہا ہا کے فلم چاندنی
چوک لیکنے پہلے لکھا کہ جس فلم کا نام چاندنی چوک برکا تو اس میں لکھا تھا چاندنی چوک خیرہ
نظر سے لگا رہا میں ہرگز پیدا کرے نہ لکھتے تھے۔ سبزی منڈی کو چھوٹا لکھا گیا تھا کہ
جان میں خفا کا چھانک چاڑی پانچا جا سب سمجھ سہاویں کا مقبرہ اور قلب کی لٹا
دنیو نظر سے لگا۔ وہ دہلی نظر سے لگا جس کے پاس میں اس کے مشہور شاعر حضرت ذوق
نے فرمایا تھا کہ

گرچہ ملک کن میں اندویش قدیم سخن کون جاؤ ذوق پر دہلی کی گلیاں چھوڑ کر

اور علامہ اقبال نے سات منہ ہلا کر صریحاً کہہ

سوا دہشت لکھنوی میں دہلی کا دہاتی ہے

لیکن منسلک چاندنی چوک میں نہ چاندنی چوک تھا اور نہ ہی دہلی

دہلی والے تھے اور نہ دہلی کی زبان اور نہ دہلی کا تھا اور نہ لکھا گیا تھا کہ ہر گز چاندنی چوک
کی تھی اور نظر سے لکھنے کے مشہور تھے یعنی شیکھر مینا کمار کی سمرتی براس و مکارہ تھا۔
چونکہ اس سلسلہ و خیرہ

اس حقیقت کے علاوہ چاندنی چوک نہایت احمقانہ تھی کیا صاحب ایک دہلی کے
بگڑے رئیس میں اس کی ایک تخریک آخر مینا کمار کی صاحبہ تھی اس صاحبہ کی کفر و
لڑکھنوں سے عاشق تھا اس نے انھوں نے بچپن ہی میں اپنے شو کے الی کے رہنے لکھے
کہ وہ دہلی تھا اس میں اس کے بگڑے کی ایک دہلی کا کوٹہ انوکھ کی چینی سے مشین لکھنے
الی کے رہنے کے علاوہ ایک سبزی فروش خود اختیار تھا جس میں تیار ہوا چھوٹا
عاشق تھا رات میں چاڑی یا داری ایک لکھا تھی سے پان کھا کر عشق لڑا یا کرتا تھا اور
وہ میں مینا کمار سے شادی کے خواب لکھا کرتا تھا اس کا ایک لکھا دہشت تھا
چونکہ بڑے بڑا دہشت تھا کہ

میں وہ بلا ہوں شیشے سے پتھر کا توڑ دوں

وہ آغا صاحب کی مینا کمار سے شادی کو لے گا وہ کہہ کر ہے اور یہی چاہتے

میں اس سے سب بھی دہلی تھا تو چاہا کہ دہلی ملا تھا اب آغا صاحب یہ کہتے جا
تھے ہیں کہ نادان ڈھیلہ ہوتا جا رہا ہے اور چونکہ لکھے کے اشاروں پر نہ کہتے جا
تھے ہیں

مالی کے دوشے کے صاحب مکھن کے معنی صاحب بن کرینا گداری کے
گھرو پرے ڈالتے ہیں، اشغور شامری کے بعد دینا گداری سے بڑا دھچکتے ہیں۔
بڑا کے بعد خاندانی نواب صاحب کو پتہ چلتا ہے کہ ان کا داماد قادی کا نواسہ
وہ خاندان پرانی بیٹی کی بیوی کو خریدا ہے، برے داماد بیٹی کے والد کے دوشے
مشیکرک داف بڑھتے ہیں، مشیکرک بے لڑائی کرتے ہیں، مشیکرک صاحب کو غصہ
ششہ سے ہر ہے، وہ بیوی کو چھوڑ کر کوپٹا مارا دیتے ہیں، چھوڑ دیں داماد یہ ہے
تو بڑا چھوٹے ہیں۔

اب کوئی پرچے کا ہے مالی کے دوشے کو تے جھل، برہن، دوس ایک لڑکی
سے شادی کی ہے لڑکی تیرے ساتھ لگی، تا سم جان میں ہی بھری لگی دے کے چار ہے
تو تیری کیا عقل، قادی لگی ہے چار تو قابو ہار ہے؟ ————— یہیں صفا دوس
والی میں کیوں نہیں جتا، اور بھاؤ کیوں نہیں جھونکتا؟

لیکن مالی کا نواسہ آفرامی کا نواسہ جو کلہارا سے کن جھلے کر مینا تیرے شہرے کا
سر پہرے ہے تو تو اپنی وفاداری کو SAD SONGS گانے کے لئے کیوں چھوڑے
ہار ہے؟ تیری ماں کا کیا قصہ ہے؟ اس کی گل کیوں اٹھاؤ کہ مصری رقاصہ کی گور
قباؤ کر رہا ہے؟

اب ادھر کیلئے ہندوستانی مالی کا نواسہ قاہرہ کے ایک نائنٹ کلب میں داخل
ہوتا ہے وہاں مصری رقاصہ کرتی برنس، کیچے برنول سے اسی ہندوستانی مالی کے
دوشے کا انتظار کر رہی تھی نائنٹ سے اس پر عاشق ہو گئی تھی جسے اس کے مقصد نے پہچان ہی
سے چھوڑا تھا کہ وہ کسی مصری لڑکھول کو دل دے دے، لیکن اب انتظار کر

ایک دن نے گا کہ ایک پریشل ہندوستانی مالی کہ بڑا بڑی جہاد کا خلاصہ بن کر پڑ
کے گاس کو دیکھ کر چھوڑا، کیسا نہ تھا تو اس پر عاشق ہو گیا۔
چنانچہ ایسا ہی ہوتا ہے۔

مالی کے دوشے کو کلہو میں پہنچ کر ہی نائنٹ سے اس کے بعد یعنی چھوڑ کر ہی کے بعد
آ کر ہی نئی ہے آ رہی ہے بڑے عجیب طرب اتفاق سے ————— یہی نرک پر
ایک عجیبی کانگوا شرات ہر نامہ ہر جاتا ہے، اور ایک چار بار نامہ مصری دوشے کے
آتا ہے۔

اب ساتے قاہرہ کے باشندے اس گنجی کے لیے ڈھکے ہیں، ان میں اپنا
ہندوستانی مالی کا نواسہ بھی ڈھک رہا ہے اس ڈھک میں ہندوستانی مالی کا نواسہ سے قابو کے
باشندوں کو بچاؤ رکھتا ہے، گنجی کو روکتا ہے، روکتے ہوئے مصری نوٹ سے کی بات چلتا ہے
اس کے بدلے کا باپ یعنی امیر خریف کہ، بچاؤ وال مصری، شہرہ عباس (جمیری) آتا ہے
اور ہندوستانی مالی کے نوٹ سے کہتا ہے۔

اے ہندوستانی مالی کے دوشے کو تے میرے بچے کی جان بچانی اس نے بیل
جیتل کے کاٹنے میں چل اور میں چاہیگز

ہندوستانی مالی کے نوٹ سے کہتا ہے، اور کیا چاہیے تھا، وہ نورا جیل کے کاٹنے میں
جالتا ہے، کاٹنے کے پر لے لے خیر سے بچتا رہا ہے اس کاٹنے میں بخیری اور برتی برنس
کے نائنٹ کلب میں سنی، دقندہ کی شریعت کا تیا ہے۔

ایک دن مالی یاد آتی ہے، تو قاہرہ کے عجیب جنگ کی معرفت اپنی ماں کو د
دے کے کاسنی، آ رہی ہے، لیکن ماں کو کوئی خدا نہیں لکھا، کیوں نہیں لکھا۔؟

یہ دانتو وہ مال کا ٹونڈا جانتا ہے یا نی آ کر چڑھ جاتا ہے جو مسلم کا ہریت کار ہے
 جس سے وہ قلم بیان نکلتے بھی اس کے بعد وہ سر کی دوا پھر دیکھ لکاش میں
 نبیہاں سے باہر نکل آیا۔

میں نے سنا ہے کہ جس کے سر پہ بھونک کر نکلے، اس کے سر پہ علم ہوتا ہے کہ
 دیکھی تو بڑے بڑا خوف ہوئے اور اس نے چند مسکن کے وزیر اعظم جنات جو پڑا
 ہوا کہ وہ لنگٹ ی ہے کہ پتے لکے الی کے لپٹے مشیکر کو، جس پر لکھو رہا تھا
 اچھے نہیں ہوں گے!

مسلم ہوا ہے کہ کر نکلے، اس کے سر پہ علم ہوتا ہے کہ
 کہ پتے لکھا جلتے کہ سوتی ہوا میں جس کے سر پہ مسکن کی جاسوس تو نہیں ہے اس کے
 علاوہ جس میں سر کے چپ کے کاغذ کے کھاسات کی طرح نکلے کی جاسوس ہے لکھو کا کا
 میں پتے ہوا مال نہ کہ لکھو چھوٹے والے جس میں سر کا ہندستان سے کیا نقش ہے؟
 میں نے علم جانتی ہے کہ پتے کی جاسوس میں اس لئے لکھے نہیں مسلم کہ کیا الی لکھو
 مشیکر کو علم ختم ہونے سے پہلے چند مسکن گیا تھا، پھر اس نے اپنی اس پر دیا دی اور
 اور جتنا لکھی کو کاہرہ جو الی تھا، پھر وہاں ڈھیلہ لکھنے والے میں نے سبزی فروش
 نوہ لپٹے آٹا کا کھل چائی بینکاری سے پڑھا رہا تھا۔

یہ اور ایسی باتیں اگر اپنی جگہ دہیات ہیں تو اس کے بعد ہے کہ لکھ جانتی چوک میں
 تو اس کے بھی تو وہ دہیات چیزیں ٹھنسی ہوتی ہیں وہ دہیات تو یہ ہیں دہیات،
 دہیات! سوچ جتنا لکھی میں ہے لکھو دہیات دہیات ہی ہے کہ
 الی کے لکھ سے دگر ہے پھر وہ اس کے لکھ میں ہے اور حال عظیم ہو لکھو دہیات

شوٹنگ اور نانی بی!

ایک آف ہیڈ مضمون

فلسفہ کیجئے کا شوق اگر پرانی ہے تو علم کی شوٹنگ کیجئے کا شوق نئی ہے

جب سے میں علمی دماغ سے علی طور پر وابستہ ہوا ہوں اس کے بعد تو سب
 میرے لئے ہر ذہنی نئی مصیبتیں پیدا ہو گئی ہیں۔ میرے وہی دوست یا ملاقاتی ہر کتاب
 جب بھی کتاب سے پہلے ہی کہتا ہے:

یار! تیرے تو علم نانی میں خوب ترے ٹوٹ رہے ہر جگہ ہیں
 بھی علمی، نیک کے شے چکھاؤ!

میں پہلے دل ہی دل میں کہتا ہوں۔
 ٹکڑہ کر دینا! ایک ہی اس نہ چکھاؤں گا کہ زندگی بھر رہے ہلے
 کر لکھے گا!

پھر تو وہ جتنا اس سے کہتا ہوں:
 میں اتنا اسطرح نہیں کہتا کہ اس قسم کا نو چکھنا چاہتے ہو۔

دوست یا ملاقاتی کہتا ہے :

بیسر لڑی خرنگ روزنگ ہیں بھی دکھاؤ ۔

اگر اس وقت میں اچھے موڑ میں ہوا تو وعدہ کرتا ہوں اور اس دوست یا ملاقاتی کو لے کر سہوڑ پر چلا جاتا ہوں جہاں ایک گھر پر اپنا دوست قافا طاش لگ گئے اور کچڑی دہی چھلنے راجہ اند کا لباس پہننے تخت طائوس پر بیٹھتا ہے اور اصلی خراب کے بھلے رنگ دار پٹائی لی لی کر جھوٹ موٹ کے نقش میں جھوم رہا ہے اور سامنے سس میگو نیم وں لباس پہنے ۔ دیر اندازی خودی ڈان کی چیتہ رنگ قسم کی لہنی مانی کالی بلی لڑکا نما لڑکیوں کے جھڑوش میں جتنا حاکم قسم کا قصہ کہہ رہی ہے اور گارہی ہے :

رات چاندنی چھائی

میں اور وہ کھائی

انہی میں آنا بھائی

کی اس لئے ہم دونوں کی ٹھکانی

رات چاندنی چھائی

اب میرا دوست یا ملاقاتی ہے کہ وہ رنگ لکھنے کے بھلے جیسے کہ کھلی ہاتھ گھوم رہا ہے :

اصل خرنگ رنگین تو ایک بہانہ ہے وہ بگ خرنگ لکھنے کے بہانے
اصل صید شہرت خیز یا سین شہیم لڑاؤ نیلوارہ جیکو کو گھینا ہوا ہے بلکہ گھر گھر
دیکھا ہوا ہے جی کہتا یا یا بیکر نہیں جڑ ہیں نہ وہ سبیں بہ نظر تری میں ان کو بیکر جی رہا

دنیا میں کوئی وجود ہے جہاں نہیں آنکھوں کی جھینجھین ہر جگہ ہے تو وہ اب جیکے کے قریب
برہنہ پہن رہے ہیں چاند خرنگ لکھنے کے بدلے گڑا کوک پھینا دیتے دیتے ہیں ۔
جگہ ہے وہ کچھ ہی بصورت ہوں لیکن آفتہ نہیں ٹری آسانی کے ساتھ خدا نہیں جس کا گھر
دیتا ہے اب خدا ان کی فصل نقشہ دار کوڑا اور گنگ لے آئے ہی کا کیوں نہ ۔ ۔ ۔
وہ آفتہ میں اپنے خدا کو دل کو شتر ش کمار سدھ و اسلام پر ویزہ میں انجواز جیسا کہ کمال
کے خدا کو ملے ملا دیتے ہیں ۔

بس پھر کیا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ڈکری سے وہ ذریعہ غافری اور ایک دن لی
ذبح لڑی کی لڑکی سے دوسرے اب پیٹیم میں اسٹور کے چلنے سے ملے ہیں اور
چلنے سے لڑکی کو لڑکی سے دو دو لنگسٹور اسٹور کے برآمدے میں گھڑی آٹاپر سے لڑکی کو شربت
وہ لڑکے کوٹ اور کوک چلنے کی بھڑکی گڑا

باہر میاں کو نیلوارہ

تپ کی قسم کی خرنگ لکھنے چلے جائے آپ کو اسٹور اور نظر داس کی ڈوبائی طرح ہوا
تقریباً گھومیں نے بہت سی مٹی ٹلوں کی خرنگ لکھی ہے جن کی خرنگ لک کے وہ ان وقت
اسٹور پر ناؤں مل نظر آتا تھا لیکن جب وہ قلمیں نمایش کئے تو پیش کی گئیں تو پہلے
ہی قرینہ کا ہاتھ فل نہیں تھا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بہت ساری ٹلوں کے بلکہ سوس تو میری
پرانی ہے کہ ان کی حوام کو خرنگ لکھی ہو کھائی چاہئے خرنگ کی وہی قلم نہیں کھائی چاہئے
وہ بھڑکھٹکی کا ہم کل جائے اور قلم ساڑا جاہت کھار کا وڑن تختہ ہر جگہ ہے

ایک قلم کے بلکہ میں تو میں جیسا تھا ہوں اس قلم کی خرنگ لکھے اسٹور پر میں
کڑن جڑی منائی میں جیسا ہست تک خرنگ جڑی میں لیکن میں نہ وہ قلم نہیں

